

اخبار ہفت روزہ

جلد ۲۴
ایڈیٹر -
محمد حفیظ بٹا پوری
نائب ایڈیٹر -
جاوید اقبال اختر۔



شمارہ ۶
شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
سالانہ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

قادیان ۲ تبلیغ فروری، - میدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۴ صلیح و جنوری کی رپورٹ منظر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی ہے المحدث۔ اس اطلاع سے قبل ۲۲ صلیح کی اطلاع تھی کہ گزشتہ رات حضور کو ڈاڑھ میں تکلیف رہی۔ المحدث کہ بعد میں حضور کی طبیعت ابھی ہوئی۔ - اجاب اپنے محبوب امام ہمام کی وصیت و سلامتی، دلائی غر اور مقاصد عالیہ میں فائز المراد کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل نازل حال رکھے۔
* محرم صاحبزادہ مرزا اکیم احمد صاحب انحال اپنے سفر حیدرآباد سے تشریف نہیں لائے، باقی افراد خاندان قادیان میں بفضل تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ المحدث۔
* حضرت الحاج مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام بفضل تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ - الْحَمْدُ لِلَّهِ

۲۴ محرم ۱۳۹۵ ہجری ۶ تبلیغ ۲۴ ۱۳۵۲ ہش ۶ فروری ۱۹۷۵

ہوئے۔ حتیٰ کہ کانفرنس کی مقررہ تاریخوں پر جانے خلاف عانتاً المسلمین کو بھڑکانے کے لئے اپنے جلسے رکھ لئے۔
ان تمام مخالفتوں کو ششوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری دو روزہ کانفرنس کے تینوں اجلاس بہت ہی کامیاب رہے۔ تینوں اجلاس میں ہلی چلایا جیو راولپنڈی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے حیدرآباد سے کم حافظ صالح محمد الدین صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی کی اور تقریر کرنے کے لئے بمبئی سے کم و محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب اہلی اور مدراس سے خاکسار کے علاوہ محرم علی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس اور کم محرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان کو مدعو کیا گیا تھا۔
مدرسہ ارجنوی کو مدراس سے ہمارا وفد ٹریبونڈم کے لئے روانہ ہوا۔ اور دوسرے دن صبح شیرین سے پہنچا۔ مدراس سے ہمارے ہمراہ مزید دس افراد تشریف لے گئے تھے۔

کیرلہ کے صوبائی صدر مقام ٹریبونڈم میں عظیم الشان احمدیہ سالانہ کانفرنس

وزیر مال کی شرکت! مخالفوں کی ناکامی! اِخْدَائِي تَابِئِدْ وَنُصْرَ كَيْ نَظْرُ

رپورٹ مرتبہ: کم مولاوی محمد عسکر صاحب، مبلغ انچارج مدراس نزیل ٹریبونڈم

شائع کئے گئے۔ آل انڈیا ریڈیو سے تین دفعہ نشر کیا گیا جھوٹے چھوٹے اشتہارات صوبہ بھر میں تقسیم کئے گئے۔ نیز دو سائزوں میں بڑے بڑے پوسٹرز صوبہ کے بڑے بڑے شہروں میں پھینکے گئے۔ اس طرح صوبہ بھر میں اس کانفرنس کے بارے میں وسیع پیمانے پر شہرہ کی گئی۔

صوبہ کیرلہ کے صدر مقام ٹریبونڈم میں مورخہ ۱۱-۱۲ فروری ۱۹۷۵ء کو بمقام ڈیپارٹمنٹ ہال دو روزہ عظیم الشان احمدیہ سالانہ کانفرنس کا افتتاح عمل میں آیا جس میں دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں وزیر مال نے بھی شرکت کی۔ اور جماعت کے کارناموں کو سراہا۔ مقامی طور پر ٹریبونڈم میں چونکہ تاحالی ہماری کوئی باقاعدہ جماعت قائم نہیں ہوئی ہے اس لئے ابھی تک وسیع پیمانے پر یہاں تبلیغی سرگرمیاں جاری نہیں ہوئی تھیں۔ اور یہاں کے لوگ ہجرت سے کا حقہ، منافع نہ نہیں تھے۔ کانفرنس سے چند روز قبل کم مولاوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرلہ چنڈیڈم کے ہمراہ یہاں تشریف لائے۔ اور مختلف علاقوں میں تقسیم لٹریچر کا کام شروع کیا گیا۔

ہمانان کرام! ٹریبونڈم کے مصنفات میں بھی ہماری کوئی جماعت نہیں ہے، پچاس سال دوری پر واقع ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام جماعتیں بالکل شمالی حصے میں ہی ہیں۔ تاہم احباب کرام دور دراز علاقوں سے ذوق و شوق سے آئے اور اس طرح صوبہ کی ۲۲ جماعتوں میں سے ۳۵۰ سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ اس سے جلسہ کی رونق کو بڑھا چاند لگ گئے۔

حکمہ اور قرآن کریم کی بے حرمتی
کانفرنس سے دو روز قبل خدمت کا ایک وفد یہاں کے مسلمانوں کے سٹر "CHALA" میں تقسیم لٹریچر کے لئے گیا۔ انہی دیکھتے ہی اس علاقہ کے لوگوں نے احمدی نوجوانوں کو نہ صرف تقسیم لٹریچر سے روکا بلکہ زبردستی لٹریچر

پہلا اجلاس
مورخہ ۱۱ فروری بروز ہفت روزہ نام کے پانچ نیچے زیر صدارت کم محرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کانفرنس کی پہلی نشست کی کارروائی خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ محرم عبدالوہاب صاحب ایم۔ اے نے استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دیگر مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں میں اسلام کے متعلق بہت ہی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے دیگر فرقوں سے درمیان میں جماعت احمدیہ کے بارے میں بہت ہی غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے اور احمدیت کی اصلیت اور امن بخش تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اس قسم کے جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ (آگے دیکھئے صفحہ ۶)

ہماری کانفرنس کو ناکام کرنے کے لئے مخالفوں نے بھر پور کوشش کی۔ ایک طرف مسجودوں میں مسلمانوں کو کانفرنس میں شرکت نہ کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ ہمارے جلسے کا پورا بائیکاٹ کرنے کے لئے اشتہارات بھی تقسیم

کے ساتھ شہر اخباروں میں اعلانات

ہفت روزہ کپڑا قادیان

مورخہ ۶ تبلیغ ۱۳۵۳ھ ش

علماء کے مشاغل

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَلِكُلِّ وُجْهَةٍ مِّنْهُ مَوَلٍ** فَاسْتَسْقُوا **الْخَيْرَاتِ**۔ (البقرہ ۱۷۹)۔ اور ہر ایک شخص کا ایک نہ ایک مطیع نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے آپ پر مسلط کر لیتا ہے۔ سو نہا را مطیع نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

آیت کریمہ کے اس حصہ میں ایک اور سچے مسلمان کا مطیع نظر فاستسقبوا الخیرات کے جامع الفاظ میں نہ صرف متین کر دیا گیا ہے بلکہ نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرتے چلے جانے کی بھی پرکھتے انداز میں متین کر کے ہے۔ قرآن کریم میں ایک فرمان کے اس بلند اور عظیم کی موجودگی میں اب پریشان خود دیکھ سکتا ہے کہ وہ کس مقام پر کھڑا ہے۔ اور اس کی منزل کیا ہوتی چاہیے جس کے لئے وہ ہر وقت کوشاں رہے۔

جہاں تک احمدیہ جماعت کا مسیحیت الجوانہ نقل سے انحراف کا شکر ہے کہ روز تالیس ہی سے اس بزرگ ذریعہ جماعت کی تمام تر انفرادی اور اجتماعی ماسالی کا نظریہ مرکزی قرآن مجید کا بیان فرمودہ ہے۔ مطیع نظر رہا ہے۔ چنانچہ اہام الہی میں اگر ایک طرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پشت کی غرض یہ بتائی گئی ہے کہ سچی الذہن ویدیعہ الشریعہ و لوکان الایمان معلقاً بالقرآن لئلا تفلتوا ایک اور اہام میں الخیر حکلہ فی المقتر ان کے مبارک الفاظ سے قرآن مجید کو ہر قسم کی خیر اور نفع قرار دے دیا گیا ہے۔ پس ہر وہ اہامات کی روشنی میں جہاں حضرت امام احمدی علیہ السلام اپنی راری زندگی کا تمام تر مشغلہ دین اسلام کا احیاء اور شریعت محمدیہ کا اپنی اصل صورت میں قیام ہے۔ اسی کے لئے آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک دن ایک ایک لمحہ ای نوع کے مجاہدہ اور نگرانی ہر وقت و جہاں میں صرف کیا۔ حضور کی اپنی جہد مسلسل میں اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت کے علاوہ ہر فرسٹ غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا نازدار ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے اس کے شیریں ثمرات حضور کی اپنی زندگی میں ہی حاصل ہوتے شروع ہو گئے۔ جبکہ غیر مسلموں میں سے خاصی تعداد ایسے سید نظرت خوش نصیبوں کی نکل آئی جو حضور کی پاک صحبت کے فیض اور بارگاہی تبلیغ کے اثر سے نہ صرف حلقہ بگوشی اسلام ہوئے بلکہ انہیں نے دین اسلام کی تازہ تازہ برکات سے بھی اس طویل حلقہ لیا کہ وہ صاحب دیوبند کثرت سے اے اور کمال و خاطرہ البیہ سے شرف ہوئے۔ اس طرح ہزاروں بلکہ لاکھوں سلسلہ مسلمانوں سے کہیں آگے نکل گئے۔ !!

حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے کام کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ خلافتِ تہ احمدیہ کی بنیاد میں منظم طریق پر اس کا دائرہ روز بروز وسیع سے وسیع تر چلنے لگا۔ چنانچہ عالمگیر سطح پر غیر مسلموں میں پیارا اور محبت کے ساتھ ان کے دل فتح کر کے تبلیغ اسلام کا کام آج احمدیہ جماعت کا ہی طرز امتیاز بن چکا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے یورپ، ایشیا، امریکہ، افریقہ، انڈونیشیا اور دوسرے بیسیوں جہاں میں اب تک لاکھوں لاکھ افراد کو حلقہ بگوشی اسلام کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لایا جا چکا ہے۔ اسلام میں نئے سرے سے داخل ہونے والے یہ لوگ مسلم سنیوں سے کہیں زیادہ اسلام اور باطنی اسلام کے لئے جنت و فدا بیت کا جذبہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور پھر دہروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے مرکز سلسلہ سے جانے والے احمدی مبلغین کے ساتھ بڑے جوش و خروش اور فاضل و دلورہ عشق و رقت کے ساتھ تعاون کرتے اور اس فریضہ کو سر انجام دے کر غر محسوس کرتے ہیں۔۔۔ **ذیارات اللہ فی مساعیہم**۔

اسی کے ساتھ ساتھ دوسرے نمبر پر الخیر کمالہ فی القرآت کے اہامی الفاظ میں جو عظیم اللہ تعالیٰ نے ان کی نشاں دی کی گئی ہے اس سے نہ صرف یہ کہ جماعت احمدیہ کے افراد خود نرانی برکات سے اپنے دائروں کو بھرتے رہے ہیں اور اس پاک کتاب کی تعلیمات اپنا اور پھیل چھوڑ جانے لگے ہیں۔ بیرون ممالک میں بھی اس عظیم روحانی خزانہ سے مالا مال کرنے کی ایک عالمگیر مہم چلائی چنانچہ خاندانِ نبویہ میں بلکہ پورے عالم میں اس عظیم حقیقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زہر پر لپٹا ہو کر کامیاب تیہ دست میں بیرونی ممالک میں بھی بولی جانے والی دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآنی مجید کے تراجم کی اشاعت کا کام ایک منظم طریق پر جاری کیا گیا۔ اور بار بار دیکھا جماعت احمدیہ کے مالی وسائل ہستی و محدود اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی ہمت سے بڑھ کر کام کر کے دکھایا۔ اگرچہ اس جگہ پوری

تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ تاہم یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ غیر مالک میں بولی جانے والی متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے ایسے تراجم ہو کر ان ملک کے باشندے اپنی ہی زبان میں قرآن پاک کے روح پر درمخاض سے واقف و آگاہ ہو رہے ہیں۔

الغرض یہ ہے محقق سامع کہ جماعت احمدیہ کی گزشتہ ۱۰ سالہ ان طویل اسلامی خدمات کا جو اس قدر ظاہر و باہر میں کہ ان کے انکار کی کسی گنجائش نہیں۔ اور نہ ہی کسی کے لئے یہ ممکن ہے کہ ان پر کسی طرح کا پردہ ڈال کر اسے جماعت احمدیہ کا کوئی ناقابل اشاعت کا نامہ قرار دے سکے۔ !!

اب آئیے دیکھتے ہیں اس عرصہ میں علماء حضرات کے کیا کچھ مشاغل رہے ہیں۔!! اس دُور کو زونہر مسلمانوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق ملی کہ دنیا کی اس بڑی آبادی کے سامنے دین اسلام کے ماحسن پیش کر کے انہیں اسلام کے گرد ویدہ بنائے یا اپنے عملی کردار سے ہی انہیں اسلام کی طرف کھینچ لانے کا ذریعہ جس طرح احمدی یقین نے میدان میں نکل کر لیا اور نہ ہی دوسری زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم شائع کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ سوال یہ تھا ہوتا ہے کہ علماء حضرات اگر یہ اہم اور ضروری کام بھی نہ کر پائے تو آخر ان کی زندگی کس لحاظ کن مشاغل میں گزرتے رہے۔ مگر یہ بھی کوئی راز کی بات نہیں۔ علماء کو فتنی ممالک کی موشگافوں سے فرست لیتی تو وہ دوسری طرف بھی متوجہ ہوتے۔ اور اگر کسی کو کچھ وقت ملا بھی تو کھینچ بازی کی مشین ان کی توجہ کو اپنی طرف منقط کرنے کے لئے کافی تھی۔ اسی سلسلہ میں ان کا جو بہ مشغلہ احمدیہ جماعت پر تبادلی گھر کو بچ کر ان کی اشاعت کرنا اس پر بظاہر بیان بھی رہا ہے۔

آئیے اب کو علماء کے ایک مشہور و معروف زمرہ علماء دیوبند کی ایک تازہ تحریر ہم اور اس میں کامیابی و کامرانی کی تفصیل سنا لیں۔

دہلی کی گزشتہ سے ہوسرے اشاعت میں ہمارے ایک فاضل مضمون نگار کے ایک قیمتی مجازہ سے تاثر میں کام اس امر کا حاصل کر چکے ہیں کہ شرقی اردن کے مفسران دین تین سے بھی جماعت احمدیہ پر گھر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ جسے اخبار الحجیۃ دہلی کے سر روزہ ایڈیشن جرمہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہمارے ساتھ شائع کیا گیا۔ اگرچہ یہ فتویٰ جماعت احمدیہ کے لئے کوئی نئی بات نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا ہے کہ کھینچی فت دہلی کے اخبار میں "ابک عدو" فتوے کا اور اضافہ ہو گیا ویس۔ مابین ہم ہمارے فاضل مضمون نگار نے اس کا جو بھی تجزیہ کیا ہے اس سے فتویٰ کی معقولیت اور منصفیت اظہار پر فائز ہونے والوں کے فتویٰ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ان کے مبلغ علم کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے!!

خیر یہ تو ایک ضمنی اور ضمنی تعارض کی بات تھی۔ اصل بات جس پر اس وقت ہم گفتگو کر رہے ہیں وہ ہے تبلیغ اسلام کے ہم فریضہ کی ادائیگی سے ہر شکر اس زمانہ میں علماء حضرات کے دوسرے مشاغل کی تفصیل کا بیان۔۔۔ سواغ ہو کہ مذکورہ بالا فتویٰ کی اشاعت کے شیک آٹھ روز بعد روزنامہ الجمعیت تہ دہلی جرمہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کی آخری صفحہ پر ایک پورے صفحہ میں جناب اہم صاحب دارالعلوم دیوبند کی طرف سے سفارت خانہ شرقی اردن کو دیئے گئے ایک ٹیلیگرام کی جو خاص اہتمام سے شائع ہوئی ہے۔ گو تار کے الفاظ تو مختصر سے ہیں لیکن اس سے جس قدر فریضہ کے رنگ میں جو فاقہ تہ تہ تہید ی جارہنے درج ہے وہ خاصی طویل طویل بھی ہے اور بظاہر بھی کیونکہ اس سے علماء حضرات کے اہم مشاغل کا جو بھی علم ہو جاتا ہے۔ بیچے بیچے آپ اس تہید ی عبادت کا مطالعہ فرمائیں جو فریضہ کے رنگ میں حسب ذیل الفاظ میں شائع ہوئی ہے۔۔۔

"دیوبند ۲۳ دسمبر۔ علماء دیوبند اور برصغیر کے دوسرے علماء نے فتوہ قادیانیت کے خلاف آج سے ۶۰ سال پہلے جو ہم شروع کی تھی اور بعد تحقیق قادیانوں کے مرتد اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا تھا اس کی بازگشت ۶۰ سال بعد ساری اسلامی دنیا میں پھیل گئی ہے۔ پہلے جتہ سے قادیانوں کے خارج از اسلام ہونے کا اعلان اسلامی تنظیمات نے کیا۔ اس کے بعد پاکستانی علماء اور عام کی سلسلہ کوشش اور جدوجہد کے پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانوں کے خارج از اسلام اور غیر مسلم اقلیت ہونے کا اعلان کیا۔ اس اعلان کی تائید کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد طیب صاحب اہم دارالعلوم دیوبند نے دوسرے اسلامی ممالک سے بھی اسمبلی کی تھی کہ دوسرے بھی اعلان کریں۔ چنانچہ شرقی اردن کے دارالافتا نے متفقہ طور پر قادیانوں کو خارج از اسلام قرار دے کر قادیانوں سے مناکحت، مسلمانوں کے مقابلہ میں تہذیب اور ذہن کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ اس فتویٰ کی تائید و توثیق کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کی طرف سے حسب ذیل سفارت خانہ شرقی اردن کو دیا گیا ہے "

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر جناب اہم صاحب دارالعلوم دیوبند کی اسمبلی پر ہی شرقی اردن کے دارالافتا نے یہ فتویٰ صادر کیا ہے تو پھر دارالعلوم دیوبند کی طرف سے اس فتویٰ کی تائید و توثیق کا کیا مطلب ہے اگر تائید و توثیق کی بات درست ہے جس کا تار کے الفاظ سے اس کا واضح اشارہ مناسب ہے تو پھر صاف ظاہر ہے کہ۔۔۔ (آگے دیکھئے صلا پر)

قرآن کریم میں عاد و ثمود اور فرعون کی قوم کی عبرتناک تباہی کی بیان

جب ان لوگوں نے انبیاء کا مقابلہ کیا اور فساد کو انتہا تک پہنچایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام نشان تک مٹا دیا اور باوجودیکہ قومیں بڑی طاقت رکھتی تھیں خدا تعالیٰ نے ان کو تباہ و برباد کر دیا اور ان کی طاقت ان کے کچھ بھی کام نہ آئی !!

سورۃ الفجر کی آیات ۷ تا ۱۶ کی لطیف تفسیر۔ بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَيْفَ يَهْدِي رَبَّكَ بِعَادٍ (۷) اِرْمَازَاتِ الْيَهُودِ (۸) الَّتِي لَمْ يُخَلِّقْ بِشُكْلِهَا فِي الْبِلَادِ (۹) وَ شَمُودَ
الَّذِينَ جَاءُوا اللَّهَ حُنُودًا بِالْاَوَادِ (۱۰) وَ شِمْعُونَ ذِي الْاَوْتَادِ (۱۱) الَّذِينَ حَقَنُوا فِي الْبِلَادِ (۱۲) فَكَثُرُوا فِيهَا
الْفَسَادَ (۱۳) فَصَمَّيْنَا عَنْ يَتِيمِهِمْ رَبُّكَ سَمُوطًا عَدَا (۱۴) اِدَّةً رَبُّكَ لِبِئْسَ مِرْصَادًا (۱۵)

ترجمہ :- کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے رب نے عاد سے کیا معاملہ کیا۔ یعنی (عاد) ارم سے جو بڑی بڑی عمارتوں والے تھے۔ وہ جن کی ش (قوم) ان لوگوں میں پیدا ہی نہ کی گئی تھی۔ اور کیا ثمود کے متعلق بھی تجھے معلوم ہے۔ جو وادی (القرظا) میں پہاڑوں کو کھودتے تھے۔ اور فرعون کے متعلق بھی تجھے کچھ معلوم ہے جو پہاڑوں کا مالک تھا۔ کیا تجھے ان سب لوگوں کا حال معلوم ہے جنہوں نے شہروں میں سرکشی کر رکھی تھی جس کے نتیجے میں انہوں نے ان شہروں میں بجز فساد پیدا کر دیا تھا۔ اس پر تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ تیرا رب یقیناً گھات میں (لگا ہوا) ہے۔

سورۃ الفجر کی مذکورہ بالا آیات کی مجموعی اور مؤثر الذکرین آیات کی مطالعہ جو عبرت انگیز تفسیر سیدنا حضرت علی محمد رضی اللہ عنہ نے "تفسیر کبیر" میں بیان فرمائی ہے، اس کا متعلقہ حصہ احباب کے مطالعہ اور روحانی بصیرت کے لئے ذہن میں نقل کیا جاتا ہے۔ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایہ اللہ تعالیٰ کا کوئی تازہ خطبہ میسر نہیں آیا اور تفسیر کبیر کا یہ حصہ حالات زمانہ کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے اس لئے امید ہے کہ احباب جماعت اور دیگر قارئین سب قدر کے لئے اس حصہ تفسیر کا مطالعہ مفید رہے گا۔ (ایڈیٹر ایڈورڈ)

"یہاں تین قوموں کو مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

عاد۔ ثمود اور فرعون کی قوم

کو۔ عاد اور ثمود یہ دونوں قومیں عرب کی تھیں۔ اور فرعون کی قوم مصر سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ تین قومیں انبیاء اللہ تعالیٰ سے بلاوجہ برسر پیمان نہیں کیں بلکہ اس لئے بیان کی ہیں کہ یہاں دو زمانوں کی خبر دی گئی تھی۔ ایک اس زمانہ کی جس میں مکہ والوں کے مظالم کی وجہ سے

مسلمانوں پر دشمنی تاریک باتیں

آنے والی تھیں۔ اور ایک زمانہ مسیح موعود کی پہلی لیبالی کا موجب جو مکہ عرب لوگ تھے اور عاد اور ثمود ان کے وطن کے لوگ تھے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی مثال ان کے سامنے پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے تمہارے ملک میں دو بڑی بڑی حکومتیں گزر چکی ہیں۔ ایک تمہارے جنوب میں تھی اور دوسری تمہارے شمال میں تھی۔ ان دونوں کے حالات پر غور کرو۔ اور سوچو کہ جب ان لوگوں نے انبیاء کا مقابلہ کیا، اور فسادات کو انتہا تک

پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کا

نام و نشان تک مٹا دیا

باوجود اس کے کہ یہ قومیں بڑی طاقت رکھتی تھیں پھر بھی جب انبیاء کے مقابلہ میں کھڑی ہوئیں، خدا تعالیٰ نے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کی طاقت ان کے کچھ بھی کام نہ آئی۔ چہاں تو ان کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ پھر کیوں تم ان کے حالات سے عبرت نہیں لے کر لیتے اور کیوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر رہے ہو۔ اگر تم نے یہ طریق جاری رکھا تو جو سلوک ہم نے عاد اور ثمود سے کیا تھا وہی تمہارے ساتھ کریں گے۔

تم مت سمجھو

کہ ان مظالم کے نتیجے میں تم کا بیاہ ہو جاؤ گے۔ جس طرح آج مسلمانوں پر تم مختلف قسم کے مظالم ڈھارہے ہو اور تم نے ان کے دنوں کو بھی رات بنا دیا ہے۔ اس طرح عاد اور ثمود نے بھی بڑی بڑی شرارتیں کی تھیں اور پھر حد سے زیادہ شرارتیں کی تھیں۔ مگر پھر بھی وہ ناکام رہے۔ حد نہ تو

سے بہت گتھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سب برابر ہم کسی نبی کو قتل کرنا ہے

ان لوگوں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا جس کا فرمانا ہے، وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُبْسِتُ لَنُوكَ اَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ الْعَمَّا كَيْسٌ يَوْمَ اِنْفَالٍ (۶) پھر مکہ والے شرک میں بھی مبتلا تھے۔ اور شرک وہ نگاہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ظلم عظیم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (لحمان ۶) پھر اکتروا ذلذلتها الفسَادَ کے دوسرے معنوں کے مطابق کفار مکرانے نہ صرف، رشہ برے گناہوں کا ارتکاب کیا بلکہ مظالم کو انتہا تک پہنچا دیا۔ جو شخص بھی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

لا یا، انہوں نے اس کو دکھ دینا شروع کر دیا۔ بلکہ وہ تلاش کر کے مسلمانوں کو پکڑتے اور

ان کو بڑی میدردی سے مارتے بیٹھے۔ اور مختلف رنگوں میں عذاب دیتے۔ یہاں تک کہ کئی مسلمان جھاگ کر ایسے سینیا چلے گئے مگر ان کا جوش پھر بھی نہ تھا۔ اور وہ جتنے تک محض اس لئے گئے کہ مسلمانوں کو کھڑکے واپس لائیں، اور ان کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنائے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے مکہ والو! پہلی قومیں بھی تمہارے ملک میں ایسی گذر چکی ہیں جنہوں نے فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا تھا، تم یہ نہ سمجھو کہ تمہاری یہ سرکشی وظلم تمہارے حق میں مفید ہوگا۔ وہ قومیں بھی ایسی خیالی میں مبتلا رہی تھیں کہ تم خوب ظلم ڈھارہے ہیں۔ مگر آخر ایک دن آیا کہ وہ تباہ و برباد کر دی گئیں۔ اسی طرح تم ایک دن

خدا تعالیٰ کے غضب کی نشانہ

بن جاؤ گے۔ اور عاد اور ثمود کی طرح دنیا سے مٹ جاؤ گے۔ اس کے بعد فرعون کا ذکر کیا۔ میرزا بدیع الملک نے مسیح موعود کے زمانہ کی خبر

ہے، میں اپنی نیک نیتوں سے بھی بتا سکتا کہ کیا ہے؟
 کہ وہ باتیں ہیں جن کو دنیا بولی جن کی جملہ باتیں
 کہا جاسکتا ہے، یہ کہ وہی مثال کا صحیح معنی کے زمانہ
 کے ساتھ نقل ہے، اور وہ دنیا بولی میں ہے کہ
 آزلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 کہ عمر بنی دوسری رات ایک خاص نشان اور
 عظمت رکھتی ہے، کیونکہ اس دن ہی خدا تعالیٰ
 نے موسیٰ کو فرعون سے بچا کر لیا، اور اس میں
 زراعتوں کو آئندہ بھی ایسا ہی واقعہ میں حضرت
 یسٰ ایک دفعہ ہوگا، اور یہی آیت کہ اس دن
 ایک عذاب سے نجات ملے گی، جو گنہگاروں پر
 فرعون اور اس کے مظالم سے نجات کے الفاظ کا
 ہیں، مگر ان میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ

اس رنگ کا کوئی واقعہ

آئندہ ہونے والا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے
 کہ حضرت یسٰ کو فرعون علیہ السلوۃ و السلام فرماتے
 ہیں: - میں نے

”دیکھا کہ نبی صبر کے دریائے نیل پر
 کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے
 بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو
 موتی سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے
 کہ تم ہم جگہ کے پلہ آتے ہیں، نظر اٹھا کر
 پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک
 لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے لقا قریب
 ہے۔ اور اس کے ساتھ سامان مثل
 گھوڑے گاڑوں، ریشموں وغیرہ کے
 ہے۔ اور وہ ہمارے بہت قریب
 آیا ہے۔ میرے ساتھ تو اسرائیل
 بہت گھبراتے ہوئے ہیں۔ اور ان کا
 میں سے بے دل ہو گئے ہیں۔ اور بلند
 آواز سے جلاتے ہیں کہ اسے موتی ہم
 کہتے تھے تو میں نے بلند آواز سے کہا
 کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رِجْتٌ سَيَكْفِيُنِي
 اتے ہیں، یہاں ہو گیا اور زبان پر یہی
 الفاظ جاری تھے“

(تذکرہ ص ۲۹)

اسی طرح آپ کا ایک پر بھی ایہام ہے:-
 ”يَا قِيْنَ عَلَيكَ رَهَقٌ كَيْفَ تَدْعُنِي
 مَوْتِي“ (تذکرہ مستطاب)
 کچھ پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو
 موسیٰ کے زمانہ کی طرح
 ہوگا۔ پس جبکہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ موسیٰ
 کی طرح کا ایک واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کی امت میں ہونے والا ہے۔ اور تاریخ
 شاہد ہے کہ اب تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔
 یہی طرف خدا تعالیٰ کا وہ ماحول جو موجود زمانہ
 میں آیا۔ اسے بتایا گیا کہ وہ موسیٰ ہے۔

(تذکرہ ص ۲۹)

موسیٰ کے زمانہ کی طرح

اس کے ساتھ گھبراتے ہوئے ہیں۔ اور ان کا
 میں سے بے دل ہو گئے ہیں۔ اور بلند
 آواز سے جلاتے ہیں کہ اسے موتی ہم
 کہتے تھے تو میں نے بلند آواز سے کہا
 کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رِجْتٌ سَيَكْفِيُنِي
 اتے ہیں، یہاں ہو گیا اور زبان پر یہی
 الفاظ جاری تھے“

اس کے ساتھ گھبراتے ہوئے ہیں۔ اور ان کا
 میں سے بے دل ہو گئے ہیں۔ اور بلند
 آواز سے جلاتے ہیں کہ اسے موتی ہم
 کہتے تھے تو میں نے بلند آواز سے کہا
 کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رِجْتٌ سَيَكْفِيُنِي
 اتے ہیں، یہاں ہو گیا اور زبان پر یہی
 الفاظ جاری تھے“

(الفضل جلد ۲۲، ص ۲۲۰) مگر اس وقت
 تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آئندہ کے متعلق
 ایک پیش گوئی ہے جو آیا گی جس کے گوشے
 ظہور میں آئے اور یہی رات میں آئندہ صدہ
 میں حضرت یسٰ کو فرعون علیہ السلوۃ و السلام کے
 ذریعہ فروری ہوگی اور

موسیٰ کی منبر سے نجات کی قسم کا کوئی واقعہ

پس فرعون نے اسے فرعون کا بھی ذکر کیا اس
 لئے جہاں فرعون نے فرعون علیہ السلام کے دشمنوں
 کے لئے عاقب اور فرعون کی تباہی دہائی ہے
 فرعون کے دشمنوں کے لئے فرعون کا واقعہ
 بلور مثال پیش کیا گیا.....“

نَصَبَ عَلَيْهِمُ رِبَابًا سَاطِعًا عَذَابًا

اگر سَوَاطِعُ کے معنی گوشے کے لئے جائیں۔
 تو نَصَبَتْ عَلَیْہِمْ رِبَابًا سَاطِعًا عَذَابًا
 کے معنی ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے
 اوپر عذاب کے گوشے برسا دیئے۔ ہمارے
 ملک میں بھی کرودوں کے متعلق ہمارے کانٹوں
 استعمال کیا جاتا ہے۔ وہی محاورہ یہاں استعمال
 کیا گیا ہے کہ ان پر تیرے رب نے عذاب
 کے گوشے برسانے شروع کر دیئے جس طرح
 قطرہ کے بعد قطرہ گرتا ہے۔ اسی طرح ان پر
 عذاب کے بعد عذاب نازل ہوگا۔ اور انہیں
 ہوش ہی نہیں آئے گا یہاں تک کہ وہ تباہ
 ہو جائیں گے۔
 اگر سَوَاطِعُ کے معنی حصے کے لئے جائیں۔
 تو اس آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ اس قوم
 کا عذاب ایسی ہی جو حصہ مقرر تھا اس کے
 متعلق اسے کہا جائے گا کہ لو اپنا سارا حصہ
 عذاب کا لے لو۔ تم نے ہمارے نبیوں کو دیکھ
 دیا تھا۔ انہوں نے اپنا حصہ دیکھوں میں سے
 لے لیا اور تم اپنا حصہ لو۔

اگر سَوَاطِعُ کے معنی جوہرے کے لئے جائیں
 تو آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ عذاب کا جوہر سارا
 کا سارا ان پر اٹھا دیا جائے گا۔ چونکہ سَوَاطِعُ

ان نصیب داروں کو کہنے میں تیسری جگہ پل میں
 ہوجاتا ہے۔ اس سے سَوَاطِعُ کہہ کر اس طرف
 بھی اشارہ وہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب
 کے احکام نازل ہو کر ان کا فطرہ جن ہزار سات
 ہے ان کی ہر شرارت پر نذاب نازل نہیں
 ہوتا بلکہ وہ عذاب بھی ہوتا ہے جو ان کے
 حکم کو نیک دن مارے گا سارا جو فطرہ ان
 پر اٹھا دیا جائے گا۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْبُرُودِ اَدَّاهٍ

فرماتے ہیں کہ اگر تم اس کی نیت میں رہنا
 ہے۔ جب وہ ان کو کہتا ہے تو انہیں لپکتا ہے
 لپکتے ہیں سو سارے کی اور ایک لپکتا ہے۔
 (اگر فرعون کا واقعہ لیا جائے۔ ہے کہ وہ زمین
 پلٹا ہوا ہے۔ اور ہر انسان جتنا ہے کہ
 جیسے ایک لپکتا ہے کہ کوئی کوئی لپکتا ہے۔ مگر
 آخر ایک دن ہی آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 اپنا کفر سے نجات دیا ہے۔ اور اسے توبہ و
 برپا کر دیتا ہے۔ پھر فرعون کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ ملک
 ہوتا۔ ہم ان کو کوئی نہیں دے سکتے ان کا ہم
 دیتے پلے جائیں گے مگر انہیں ایک دن آئے
 گا جب قیامت کی مادی صورت کو خاک میں
 ڈالا دیا جائے گا۔ اور دونوں کے وہ گوشوں پر
 بدل دیا جائے گا۔ اور طرح

اِس پُشِغُولِي كَيْفَ دَوَّرَ ظَهْرِي كَيْفَ وَقْتُ

آئندہ صدوں کو فرعون آنا نہ فریاد کرے
 گا کہ جماعت چلا آئے گی انہوں نے کہا انہوں نے
 کہہ دیا کہ وہ۔ اسے موسیٰ اب تو ہماری
 تباہی سر پر آ رہی ہے۔ ہم کی طرف اس فرعون
 کے پیچھے نکلنے سے بچ نہیں سکتے۔ اس وقت
 جماعت جو جملہ لپکتے ہوئے وہ لپکتے کی طرح اپنے
 ساتھیوں سے کٹ گیا۔ کَلَّا یہ لفظ اس وقت
 بیان ہے کہ دشمن نہیں تباہ ہو گا کہ دے گا۔

اور اس میں ایک نکتہ ہے کہ فرعون نے
 لپکتا ہے اور وہ لپکتا ہے۔ اور وہ لپکتا ہے۔
 میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب
 ہونے میں ایک نکتہ ہے کہ

غبارِ ثور کے منہ پر

دیکھ کر اور حضرت یسٰ کو فرعون نے فرعون کو لپکتا
 طاری ہوئی تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ان الفاظ میں فرعون کو لپکتا
 اِنَّ اَرَاكَ مَكْتَبًا لِيَوْمِ قَمْرٍتٍ كَرِيمٍ
 ہمارے ساتھ ہے اور اس میں ہے جو عذاب
 کے فرعون کے ساتھ ہے۔ اور اس میں ہے جو عذاب
 کے اس وقت حضرت یسٰ کو فرعون نے فرعون کو لپکتا
 اللہ تعالیٰ عذاب اور وہ جانے لپکتا ہے۔

خليفة اور اہام کی زبان سے

کہہ کر وہ دوسری جگہ لپکتا ہے اور وہ لپکتا ہے
 جگہ وہ منہ و ہنر کے پیشیوں کو کہتا ہے
 پر کھڑا ہوگا۔ یا لپکتا ہے کہ کہہ یا کسی اور
 ملک میں ایسے ہی لپکتا ہے کہ کہہ پر
 کہ واقعہ میں وہ لپکتا ہے کہ کہہ پر یا
 اور کسی دریا کے کنارے پر بڑے

جاہ و جلال

کے ساتھ نہ لپکتا ہے۔ کَلَّا اِنَّ اِيَّيْ
 كِي رِبَابًا سَاطِعًا عَذَابًا
 میں سے ہمیں لپکتا ہے فرعون کی زبان سے
 اِنَّ رَبِّي اِنَّ رَبِّي لَبِالْبُرُودِ اَدَّاهٍ
 رہتا ہے۔ یعنی ایک وقت میں ہمارے
 ساتھ ہے۔ اور وہ اس نصیب میں سے
 ہیں نکال کر لپکتا ہے گا“

(تفسیر سبکبیر)
 بندہ جو م حصہ اول
 تفسیر سورۃ العنکبوت)

حضرت الحاج مولانا عبد الرحمن صفا فاضل کی علالت

مجاہد سرتیغ (فروری) حضرت امجد مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادریان کو دو روز قبل
 نزلہ و زکام کی شکایت تھی کہ آجاکہ ۲۱ جولائی کے قریب جب انہوں نے اپنے دفتر لپکتا میں گئے کہ
 طبیعت خراب ہوئی، خون کا دباؤ بڑھ جانے کے سبب پکڑے لگا۔ اور وہیں جان بے کھن ہوجانے کی شکایت
 محسوس ہوئی، فوری طور پر طبیعت سائنس اور دوا دہیم پھیلائی گئی، دو گھنٹہ دفتر ہی میں ستر پر آرام فرماتے طبیعت
 بحال ہو گئی۔ اسی روز شام سارے چار بجے سول ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب اور کم ڈاکٹر صاحبانہ صاحب نے
 حاضر کیا اور حالت کو کئی کئی تار دیا۔ البتہ بطور احتیاط بعض ادویہ استعمال کرنے کی توجیہ کرتے ہوئے
 مکمل آرام کرنے کی ہدایت کی۔ اب محترم مولانا صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے ابھی ہے۔ چلے چھرتے
 اور شائش پٹاش ہیں۔ البتہ پرانے سال کے سبب جو کچھ لپکتا تھا ہے اس سے تو کئی مقرر نہیں۔
 اجاب تو فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں تیرے اور دیگر اصحاب جماعت کو زیادہ دیر تک مستفید ہونے
 فیضان سے ہم سب اور شاہد کو بالخصوص اور دیگر اصحاب جماعت کو زیادہ دیر تک مستفید ہونے
 کا موقع ملتا رہے۔ آمین

(امیدنیئر بیکار)

رابطہ عالم اسلامی کانفرنس کی قراردادیں

اور ان کا واقعاتی جائزہ

احکرم مولوی عبدالغنی صاحب، نعلی مبلغ مسلمہ عالیہ احمدیہ تہذیب آباد

آخری قسط

ان سنی علماء نے ایک فرقہ فطری حقیقت کو جھٹلایا ہے اور دوسری طرف، اس بات کا علمی ثبوت پیش کیا ہے کہ یہ علماء رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے پورے پورے مصداق ہیں کہ

”علیہما حصم شہرہ من تحت اذیہما السما“

کیونکہ جن ذوی العقول کے لئے آتا ہے اور شہر کے شہر بدینت منعقب اور دوسروں کو غیر سمجھنے والے کے ہیں۔ اور یہ سب صفات ان پر عیاں ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کے علماء تمام انسانوں سے زیادہ بدینت منعقب اور دور رس کو نظر سمجھنے والے ہوں گے۔

ایک جن سنگھی لیڈر نے تہذیب آباد میں سوال کیا کہ حکومت پاکستان نے فوجیوں کو غیر مسلم تہذیب دے دیا ہے۔ ہندوستان میں ان کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہیے تو آپ نے برجستہ جواب دیا کہ جب وہ لوگ خود کو مسلمان کہتے ہیں تو ہم کون ہوتے ہیں ان کو غیر مسلم قرار دینے والے ہوں گے جن سنگھ کے لیڈر تو اس فطری حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں کہ ہر فرقہ کا وہی مذہب ہونا ہے تو وہ خود میدان کرے۔ لیکن یہ مولانا ابوالحسن ندوی، مولانا منظور لغمانی، مولانا شبیب قاسمی اور مولانا خیر بولف امر جماعت اسلامی (انٹرنیٹ) کی صلاحیت نہیں رکھتے کہ اس فطری حقیقت کو سمجھ سکیں۔ جو اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ یہی وہ علماء ہیں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے پورے پورے مصداق ہیں جس میں سنی علماء پیش کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ہمیں ایک استثناء بھی دکھانی دیتا ہے۔ یو۔ این۔ آئی۔ نیوز ایجنسی کی خبر ہے کہ:

”نی ڈی پی ۱۷ نومبر جماعت اسلامی ہند کے امیر مولانا خیر بولف نے کہا ہے کہ احمدیہ فرقہ کے لوگ تو نکل اسلام کی بعض بنیادی باتوں سے اختلاف رکھتے ہیں اس لئے وہ مسلمان نہیں کہلائے جاسکتے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے پاکستان میں اچھلوں کے ساتھ بدسلوکی کی مذمت کی۔ اور

کہا کہ عقیدہ و مذہب کا ناپرسی گردہ یا فرقہ کے خلاف غیر مصنفانہ سلوک اسلام کے مغائر اور منافق ہے۔ (۱) اخبار سلامت، ۱۳ نومبر ۱۹۸۷ء) جگہ کوڑا نڈا خدائے کر کے۔

اس سلسلہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ اس برس کانفرنس کی رپورٹ جماعت اسلامی کے آرگن ”دعوت“ میں بھی شائع ہوئی ہے جس میں اس بدسلوکی کا ذکر نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ پاکستان میں ہوا بھی گئی۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مولانا خیر بولف صاحب نے دوغلی بالیسی کو اپنا سایہ جو کسی بھی مذہبی شخصیت کے شانان شان نہیں۔ لہذا یہ مولانا بھی اسی حدیث کے مصداق قرار پاتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

میسوشل بائیکاٹ

میسوشل بائیکاٹ کے تعلق میں رابطہ عالم اسلامی کی قراردادیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ: ”مسلمانوں کے قبرستانوں میں ان کو دفن نہ کیا جائے۔“

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تو انسانی نفس کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ اگر کسی جانی ذبح ہوئی کہ فر کا جنازہ چارہا ہو تو حضور احتراماً کھڑے ہو جاتے۔ اور اکثر فریاد کرتے کہ

”اذکر و اموتاکم بالغیر“

تم اپنے وفات یافتہ لوگوں کا ذکر کھیلانی کے ساتھ کیا کرو۔ لیکن رابطہ عالم اسلامی کی اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کے درندہ صفت لوگوں نے وہ انسانیت سوز سرکابت کی جس سے عرش الہی بھی کاتب انشا ہو گا۔

ڈسکے میں ایک دو دھ مٹی معصوم بچی فوت ہو گئی وہ ان کی بیٹی کی رحمت میسوشل بائیکاٹ کی وجہ سے اس کی ماں کو غنا نہ ملی اور دو دھ نہ اترا۔ جب دفن کرنے کے لئے بچی کو قبرستان لے جایا گیا تو رابطہ کے ہزاروں بیلے وہاں ٹوپے لگائے ہوئے پیچ گئے اور بچی کو دفن ہونے نہ دیا۔ کہاں سے منظور احمد عثمانی، ابوالحسن ندوی اور مولانا خیر بولف

صبر جو ہمیں انسانیت سوز حرکتوں کی مذمت کرنے والوں کو برا نکال دیتا ہے! شاید ان لوگوں کو یہ خطرہ بردا ہو گیا ہے کہ ہمارے زندوں کو انہی تبلیغ کر کے ایسے مسافر بنا دے ہیں۔ کہیں قبرستانوں میں بھی ان لوگوں نے یہی سلسلہ نہ جاری کر رکھا ہو کہ ہم مسیحی مزدوروں کو دفن کر آئیں اور اچھلوں کے سردے ان کو اندر ہی اندر اچھی بناتے چلے جائیں۔

اسے شہیدان احمدیت اور خلائقانی کی راہ میں بے دریغ جان و مال کی قربانیاں پیش کرنے والے اچھلوں کو برا نہیں مقدس ہستی کے اس مقدس السیخ سے بے شمار سلام پہنچیں کہ تم نے صرف وضاحت کا وہ علم انسان مظاہرہ کیا کہ آسمان پر فرشتے بھی شش عیش کرتے تھے

اچھلوں کے کفار والا معاملہ

اس قرار داد کے آخر میں یہ لکھا کہ۔

”ان سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفار سے کیا جائے۔“

سوال یہاں ہوتا ہے کہ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے تھے حضور صلوات علیہ وسلم کے دربار شریف لائے تو مسلمانوں کے ساتھ یہود کا فرزند اور مشرکوں کو ملا کر ایک جمہوری نظام قائم فرمایا ایک مسلمان اور یہودی کا مقدمہ حضور کے سامنے پیش ہوا ہے۔ حضور نے مسلمان کو تصور وار پار یہودی کا فر کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ایک جانی دشمن یہودی کا فر مسیحی نبوی میں مہمان ٹھہراتا ہے۔ جاتے ہوئے بستر میں پختا کر کے گندہ کر جاتا ہے۔ حضورؐ اپنے دمت مبارک سے پختا نہ صاف فرماتے ہیں کہ شاید مہمان کی مناسب خبر گیری نہیں لی جاسکی۔ جوان کے چند عیسائی مسجد نبوی میں حضور صلعم کے ساتھ سفر فرما کر تے ہیں فوجت مبارک تک پہنچتی ہے لیکن حضورؐ ان کا فر کو مسجد نبوی میں اپنے طور پر رکھا کی عبادت کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضور صلعمؐ میں استراحت فرماتے ہیں۔ ایک کافر جو تباہ کن میں تھا موقع قیمت جان کر حضورؐ کی تلوار اٹھا کر گریباں اواز سے کہتا ہے اسے ٹھہرا آج نہیں میرے ہاتھ

سے کون نکال سکتا ہے۔ حضورؐ کے زبان مبارک سے نکلے ہوئے لفظ ”اللہ“ نے اس پر ایسا اثر کیا کہ کافر نے اپنے سے کوا گریزی۔ حضورؐ نے وہی تلوار سونپ کر فرمایا اب کون ہستی تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتی ہے۔ اس کا فر نے کہا حضورؐ کا رحم و کرم فرمایا انھوں نے بھی ابھی تمہیں ایک مہمان سبقت ملائے اس سے بھی ناگوار نہ تھا انہوں نے فرمایا اس کا فر کو معاف فرمادیا۔ یہ ہے وہ سلوک جو حضورؐ تقار سے کیا کرتے تھے تاریخ کا مشہور واقعہ جس کو مسلمانوں کا بچہ بچی جانتا ہے کہ وہ کفار تک نہیں ہوتے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا میسوشل بائیکاٹ کیا تھا۔ جنہوں نے حضورؐ پر فرقہ کے راستے میں کانٹے بچھائے۔ اور نہ پر راہ ڈالی اور گردن پر اوتھائی کی اور بھری رکھ دی تھی۔ جنہوں نے مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے تھے اور مسلمانوں کو ان کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر شہید کیا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر ان صلب کی گردنیں جب چھڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چلتی رہتی تلوار کی دھار کے نیچے آگین تو حضورؐ نے فرمایا اب تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔ ان صلب کے ایک زبان ہو کر کہا وہی معاملہ جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ فرمایا۔

اذھبوا انتم الطغلا

تشریح علیکم الیوم کہ ماؤم آزاد ہو۔ آج تم پر کوئی مرز نش نہیں ہوگی۔ یہ وہ معاملہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کفار سے کیا جو انسانی جامد میں درندہ تھے۔ کیا جماعت احمدیہ عیسوی پر امن، مہذب اسلام کی بنیادی اور مجدد انسانیت کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ کیا گیا؟ نہیں! اہل زہدین!! بلکہ رابطہ عالم اسلامی کی قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے پاکستانی درندوں نے وہ معاملہ جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا جو کفار مکہ نے مسلم اقلیت کے ساتھ اختلاف عقیدہ کی بنا پر کیا تھا۔

پس رابطہ عالم اسلامی کی یہ قرارداد اس طرح پر ہونا چاہیے کہ۔

- قادیانوں اور اچھلوں سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ ان کا سماج اور تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان سے سادی بیابہ کا رشتہ نہ قائم کیا جائے۔ مسلمانوں کے قبرستانوں میں ان کو دفن نہ کیا جائے۔ ان سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفار مکہ نے مسلمانوں سے کیا تھا۔

تاریخی یعنی مذہبی اور دماغی استوار
ہر سہ سے رابطہ عالم اسلامی کی اس قرارداد
اصلاح کرنا ہے۔ ندوی، نعیمی، دوزیری
برمودوی و مرادوں سے ہمارا مصلحت ہے
وہ اس کو توڑیں۔

ایک فکر ایگزیکٹو

حضرت مہدیؑ حضور و سید مومنین علیؑ

میری روح میں وہی سمائی ہے جو
ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔
خدا سے ابراہیم ہی نسبت ہے کوئی
بھید کو نہیں جانتا۔ مگر میرا خدا، خالق
لوگ عبت اپنے عین تبار کر رہے
ہیں۔ میں وہ لوہا نہیں ہوں، کان
کے ہاتھ سے اکڑ سکوں۔ اگر ان کے
پیلے اور ان کے پیلے ان کے زبے
اور ان کے سر دے تمام جمع ہو جائی
اور میرے مارنے کے لئے ماسی
کوں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو
لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے سر
پر مارے گا۔ دیکھو صد ہا آدمی
آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکلی
کر ہماری جماعت میں بیٹے جاسٹین
آسمان پر ایک شہر پر رہا ہے اور
فرستے پاک دلوں کو لیتے کر اس
طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی
کاروانی کو کھانا انسان روک سکتا
ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو
رد کو۔ وہ تمام کر دفریب پوزیشن
کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ ہب
کر و۔ اور کوئی تدبیر اٹھانہ رکھو۔
ناخوشوں تک زور لگاؤ۔ اتھی
بد دعاؤں کو روک کر موت پہنچ جاؤ۔
پھر دیکھو کیا بلگاڑ سکتے ہو۔
خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح
برس رہے ہیں۔ مگر بد قسمت انسان
دور سے اعتراض کرتے ہیں جن
دلوں پر ہمیں ہیں ان کا ہم کیا
علاج کریں۔ اے خدا تو اس آفت
پر دم کر۔ آمین۔ (اربعین صفحہ ۱۱۶)

قراردادِ قاضی

پہلے ہے :
تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا
جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروؤں
کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور
ان کو غیر مسلم اقلیت تصور کریں
اور ان کو گورنمنٹ میں اہم صاحب
اور عدول پر فائز نہ ہونے دیں۔

اس قرارداد کو فراموش نہ ہونے
حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کو غیر
مسلم قرار دیا ہے۔ جہاں تک حکومت
پاکستان کے لئے وہ کام آئے ہیں
کا ہونا چاہئے اور ہر چیز کو ہر اسلامی نظریہ
اور انسانی ضمیر و لیا کرنے کا کسی حکومت
کو حق نہیں دیتے۔ لیکن جہاں تک نفسی مسئلہ
کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کو مسئلہ ختم نبوت
میں کوئی علماء کے اختلاف بھی نہیں ہے۔
جس پر جماعت احمدیہ کا بے شمار لڑ بھر
شاہد باقی ہے۔ جس میں کسی ایک مقام
پر بھی ختم نبوت سے انکار نہیں کیا گیا۔ بلکہ
اختلاف اس بات پر ہے کہ آخری نبی حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے
والے "اتھی نبی" حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں
یا حضرت بائی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ اور
یہ اختلاف نہایت آسانی کے ساتھ سلسلہ
وفات و حیات مسیح کے حل کر لینے سے دور
ہو سکتا ہے۔

اتھی نبی ہونے والے صحابہ بنا دیا
رابطہ نے اس سلسلہ میں بھی لکھا ہے کہ
"اس تحریک کا دعویٰ ہے کہ اس کا
داعی نبی ہے"

ندویوں، مودودیوں اور دیوبندیوں کے
لئے یہ بھی کوئی اختلاف کی بات نہیں ہے
کیونکہ بائی دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی
فرماتے ہیں :-

"بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم کوئی نبی میرا ہو تو پھر بھی
خاصیت محمدی میں کچھ فرق نہیں
آئے گا۔" (تذکرہ انیس)
اس تحریر کو لکھو نبوت پیش کرتے ہوئے
بریلوی عقیدے کے مولانا عبدالصغیر
پاکستانی اپنے کتابچے "دیوبندی مولوی کا
ایمان" میں تحریر فرماتے ہیں :-
"مسئلہ! دیکھو اس ملعون
ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت
کی کیسی بڑا کاٹ دی....."

اب یہ ملاحظہ فرمائیے مولوی قاسم
نانوتوی منکر ختم نبوت ہے اور مولوی
ختم نبوت کے حق میں مولوی رشید احمد
مولوی خلیل احمد وغیرہم و باہر بیٹے
کفر کے فتوے دیتے ہیں۔

اس فتویٰ کے ساتھ رسالہ سبستان دہلی
میں مولانا فاروقی صاحب کی طرف سے
والشوروں کی جس حقیقت افروز بات کا
ذکر ہے وہ بھی خاص قابل غور ہے۔
لکھا ہے :-
"جس جو شخص بھی حضرت مسیح کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
لاتا ہے وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔"

اور ایسی ہی جگہوں پر فرما دیا
آج کل کے دور میں
ہر جگہ
ہی کا ذکر
حضرت عیسیٰ کو لکھا گیا ہے
اسی انداز میں جو صاحب
ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کو
لائے والا بھی تسلیم کرتے ہیں۔

ان علماء نے خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد ایک صحیفہ نبی کو
دائیس اور نبوت کا سارا کاروبار
جاری کر دیا۔ پھر یہ وہ ختم نبوت
کے منکر قرار پائے۔

(سبستان نوٹس)

ان نادانی کے ساتھ وزیر اعظم پاکستان
مسٹر لکھنؤ کا فتویٰ طاریا جائے تو اس کا منظم
نہیہ یہ لکھتا ہے کہ ان سنی اکابر کے فتویٰ
کی جوئے توڑنے زمین پر پھیلے ہوئے تمام
کھڑکے مسلمان ختم نبوت کے منکر اور غیر مسلم
ثابت ہوجاتے ہیں۔

اس گہر کو ایک نگ کی گہرے پوزیشن
اللہ قضاے کی سنت یہ ہے کہ جس رنگ میں
الہی جماعت پر فاضلین حملہ کیا کرتے ہیں اللہ
قضاے کی طرف سے ان کو سزا بھی ایسی رنگ
میں جلا کرتی ہے (لوگ بے صالحی)

جس رابطہ عالم اسلامی اور ان ندوی امدود
دیوبندی اور لوائی علماء نے یہ قرارداد پورا
کر کے اور اس پر عمل کر کے پاکستان نے ایک
ایسی عبرتناک لعنت کا طوق اچھی کر لوں
میں لٹکا لیا ہے کہ اس طوق کو اتار کر بھٹکانا
ان میں سے کسی بھی عالم کے کس کی بات نہیں
رہی۔

خدا کے ایک بندوں کو خدا سے پھر سزا ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو ایک عالم دکھلا ہے
رابطہ کی اس قرارداد پر عمل کرتے ہوئے
ان لوگوں نے زور دے کر جماعت احمدیہ کو
پاکستان میں جو غیر مسلم قرار دینے کا قانون
پاس کر دیا ہے تو اس سے بھی بڑی حاققت
کا مظاہرہ آج سے چند سال قبل ان سنی
مدبرین نے یہ کہتے ہوئے کیا تھا کہ انڈونیشیا
کی ایک عدوت کے ریٹ میں امام مہدی لول
رہا ہے۔ وہ مال کے بیٹ میں غازیہ رضفا
اور روزے رکھتا ہے۔ اذان دیتا ہے وغیرہ
اور مکہ میں پیدا ہو گا۔ انڈونیشیا کے
وزیر اعظم نے اس کی اقتدا میں نماز بھی
پڑھی۔ اور بعض مغنیوں نے فتوے بھی
دینے لگے کہ یہی امام مہدی ہو سکتا ہے۔
اور انڈونیشیا سے نکل کر وہ کورٹ پاکستان
بھی پہنچ گیا تھی۔ سنی مدبرین نے اپنے اخبارات
میں اس کو خوب اچھلا تھا جب معلوم

مولانا کے دست لکھی شہادت و شہادت
قرآن کریم میں
ہیں حضرت امین جو مسٹر ہٹھو کو
پر حضرت سے (اروی ہے اور ایضاً کی
قراردادوں کو بہت زیادہ اچھا بار
تھی وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب
لوگ پاکستان فیصلہ دارانہ قرار دینے کا کام لینے
پوشے میں فریاد لگے۔

اس قرارداد میں رابطہ عالم اسلامی نے جماعت
احمدیہ کی مخالفت میں حکومتوں کو لکھا ہے
لیکن یہ سارے لکھنے کی بات نہیں ہے بلکہ
مخالفانہ طور پر جماعت احمدیہ کے لئے
نے پہلے سے یہ پیشگوئی فرمادیا ہے کہ
"میسور ایسے شخص کو ہے جو خدا کی
قلیہ تالیف بنائے میں اچھی سے

بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا
تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہوگا تو خدا
کی حکمت میں اس سے کھری گئی
توریزہ روزہ پڑھا جائیگی۔"

(خلافت اہل اسلامینہ)
جس ان دھکیوں سے جماعت احمدیہ کے
عزم و استقلال میں فرق نہیں آسکتا۔ وہ
انڈونیشیا نے پھر دہر کر کے ہوئے اسٹام
کے خلاف پیدا ہونے والے مسلمانوں کے
و سادس کا بھی ازالہ کر دیا ہے۔ اور اگر تمام
ذنیکی حکومتوں میں کبھی میں غیر مسلم قرار دے
دی تو بھی ہماری بشارت ایمان میں فرق نہیں
آسکتا۔

قراردادِ قاضی

رابطہ عالم اسلامی
پانچویں قرارداد اس
ظن میں کیا گیا ہے :-
"قرآن کریم میں قادیانوں نے جو
خوبی لکھی ہے اس کے ٹوٹنا شروع
کئے جائیں۔ قرآن کے قادیانی
ترجموں کو تاش کر کے جمع کیا جائے
اور ان کو پھیلنے سے روکا جائے"

اس کا قسم جواب تو یہی ہے کہ ہاتھ لگن کو ابھی
گیا، جماعت احمدیہ کی جانب سے اب تک
ہزاروں اپنی بلکہ لاکھوں قرآن کریم معزز اور
باز ترجمہ شائع ہو چکے ہیں۔ اب تک کسی سنی
عالم کو یہ جرات نہیں ہوئی کہ اس میں سے کوئی
ایک جلد اٹھا کر اسی میں سے تحریف کا ثبوت
تو درکار ہوا۔ کے ساتھ تحریف کو پیش کرنے
حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم
سے وہ عشق و محبت رکھتی ہے کہ قاعدہ
لیسٹران القرآن قادیان کی ہی مقدس سرزمین
کی ایجاد ہے۔ جس کی مدد سے آج تک لاکھوں
لاکھ مسلمان نئے قرآن فید پڑھ چکے ہیں۔
یعنی لوگ کہتے ہیں میں نے نہیں بلکہ ترجمہ میں
تحریف کی ہے۔ نہیں تو علماء کرام کی حالت
کو دیکھ کر تعجب ہی ہوتا ہے۔ (بانی صلیہ)

ٹریولرز میں جماعت احمدیہ کی مسالہ کا قافلس

(بقیہ صفحہ اول)

اور ٹریولرز میں بھی وفد اس قدر وسیع رہا ہے کہ اس موقع پر بلا ہے۔ اس کے بعد اس نے تمام مقررین کا کد ارف کیا۔

افتتاحی تقریر

الذین صاحب

MSO. P. H. D نے اس قافلس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ روحانی اخوت کا پید ہونا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

اس روحانی اخوت کو قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ ہمارا یہ جملہ جو خاصہ یعنی

اور روحانی جملہ ہے جسے حضرت احمدیہ کا جوتقیق اسلام ہے اس کے تعارف کے لئے منعقد کیا جاتا ہے۔ اس کا سیاست کے ساتھ

کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے واضح کیا کہ حضرت رسول کریم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے

رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کرتے ہوئے فرمایا کہ "لقد کان لکرمی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" کہ تمہارے لئے حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے۔ اور

آپ کی صحیح اطاعت اور اتباع ہی خدا کا پیار اور محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی شرح و غایت بیان کرتے ہوئے آپ کے ذریعہ دنیا میں پیدا شدہ تنظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر انگریزی میں ہوئی۔

مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جسے ساری دنیا میں اسلام اور انسانیت کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ دنیا میں بہت سی اسلامی لگائے والی جماعتیں اور حکومتیں نکل آئی ہیں۔ لیکن اسلام کی خدمت کرنے کا شرف ہم احمدیوں کی جو حاصل ہوا ہے۔ ہاں ہم حکومت پاکستان نے جو ہمہ لاہک احمدیوں کو اپنے لئے قانون کے ذریعہ غیر مسلم قرار دیا ہے۔ اس طرح اس نے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی ہے۔ جماعت بر جو

زبردست مخالفانہ طے ہو رہے ہیں ان کا مقابلہ کسی دنیاوی طاقت سے نہیں کریں گے بلکہ ہم خدا کی مدد اور دُعاؤں جیسے روحانی ہتھیاروں کے ساتھ کریں گے۔ جس کے خوش کن نتائج ہمیں ابھی نظر آ رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا تعارف

الذین صاحب

جماعت احمدیہ کا تعارف کرتے ہوئے بعض عقائد اور مسائل پیش فرمائے اور بتایا کہ آخرت حقیقی اسلام ہی کا دروازہ ہے۔ مسلمانوں کا عالمگیر پیغام ان کا ہے جو عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ بعض ذوقی مسائل میں ہم میں اور دیگر فرقہ ہائے اسلامی میں اختلافات ہیں مثلاً ناسخ و منسوخ۔ حکومت وقت کے ساتھ و غداری و وفات تمام مینویان مذہب کا احترام۔ وفات و حیات مسیح۔ مسئلہ ختم نبوت۔ وغیرہ۔ آپ نے ان امور پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے قرآن و حدیث کی بنا پر صحیح اسلامی عقائد پیش فرمائے۔

آپ نے ٹریولرز کے ایک مسلم سٹوڈنٹ کو بھی یہ تقریر کرنے والے بعض نو جوانوں پر کئے گئے مذہب حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس حملہ سے مسلمانوں کو بے گناہ کی مشیت قہمت کا ہنر ہونے چاہئے۔

آپ نے ان امور پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے قرآن و حدیث کی بنا پر صحیح اسلامی عقائد پیش فرمائے۔

آپ نے ٹریولرز کے ایک مسلم سٹوڈنٹ کو بھی یہ تقریر کرنے والے بعض نو جوانوں پر کئے گئے مذہب حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس حملہ سے مسلمانوں کو بے گناہ کی مشیت قہمت کا ہنر ہونے چاہئے۔

آپ نے ان امور پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے قرآن و حدیث کی بنا پر صحیح اسلامی عقائد پیش فرمائے۔

آپ نے ان امور پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے قرآن و حدیث کی بنا پر صحیح اسلامی عقائد پیش فرمائے۔

آپ نے ان امور پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے قرآن و حدیث کی بنا پر صحیح اسلامی عقائد پیش فرمائے۔

آپ نے ان امور پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے قرآن و حدیث کی بنا پر صحیح اسلامی عقائد پیش فرمائے۔

تعالیٰ کا شکر پیش فرمایا۔ مکرم مولوی صاحب کی آمد و تقریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ مکرم ابن عبدالرحیم صاحب کرتے رہے۔

سلسلہ احمدیہ اور عالم اسلام

مکرم کے۔ یوٹیس الدین صاحب نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے رابطہ عالم اسلامی کے فیزی ریٹیر ہ کیا اور کہا کہ یہ فیزی خدائی ارشاد "ولا تقولوا لمن النبی الیکم السلام لعلکم ترحموا" کے خلاف ہے۔ ایسے فتاویٰ دینے سے پہلے جماعت احمدیہ کے بارہ میں پوری واقفیت حاصل کرنا ہے جس قدر ضروری ہے۔ ہتھیاروں کے ساتھ جھگڑنا قرآنی ارشادات کے خلاف ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کو کئے گئے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہر زمانہ میں روحانی جماعت سے نا اہلین ایسا ہی سلوک کرتے رہے آئے ہیں۔ اس لئے موجودہ زمانہ کے علماء کا احمدیوں سے سلوک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

اس تقریر کے بعد اس دن کا اجلاس ختم ہوا۔

پیشویان مذہب اور قومی یکجہتی

کافلس کے دوسرے دن صبح 10 بجے زیر صدارت مخم مولانا امینی صاحب جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔

اس جلسہ کی بیخصوصیت تھی کہ اس کا افتتاح کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے ڈپٹی کمشنر اور دیگر اہل کار بھی حاضر ہوئے۔

ڈپٹی کمشنر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی طرف سے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گھنٹوں کے ساتھ کیا گیا۔ ٹیگسٹری اور دیگر اہل کار نے اس موقع پر ٹریولرز میں وزیر اعظم شریعتی اندراج کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اراکین جماعت وزیر مال مسٹر ڈیوڈی کو بھیج دیا۔

مسلمان مذہب کے نام پر جو کچھ مخالفانہ طریقوں پر نوٹ رہے ہیں وہ سب غیر اسلامی ہیں۔ مذہب کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہے۔ کوئی حکومت یا افراد مذہب کے معاملہ میں طاقت کے استعمال کے مجاز نہیں قرار دیتے جاسکتے۔ اسلام ایک گلدستہ ہے جس میں ہر مذہب کا پھول موجود ہے۔ ہر مذہب کی سچی تعلیم کا پتھر قرآن کریم میں موجود ہے آج ہمیں ایسے تلوں میں اتحاد و اتفاق اور باہم پیار و محبت اور رواداری کے جذبات پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں انسانیت زندہ باد اور پیشوا ان مذہب زندہ باد کے نعشہ لگانے ہوتے آگے بڑھنا چاہیے کوئی فتویٰ کوئی ظلم و ستم ہماری اس مشین میں نہیں لگا دیا جائے۔

وزیر مملکت کی تقریر

اس جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر صاحب نے فرمایا کہ آج ہر ایک کو قومی و مذہبی یکجہتی کی ضرورت کا احساس ہے۔ ہمارے ہندوستان میں مختلف قسم کے مذہب و عقائد کے لوگ جیسے ہیں۔ اور اسی سبب سے

ہندوستان کی ایک جگہ پر مل کر جاتے ہیں۔ ہندوستانی کو ہر مذہب کو اپنا پاسیے اپنی لئے ہندوستان کو مذہب کی منڈی کہا جاتا ہے۔ لیکن مذہب کے نام پر تو تیزی کی اجازت کوئی مذہب نہیں دیتا۔ اسی غلط رجحان کی وجہ سے ہمیں ہمارا گاندھی جیسے ہمارے ہر مشنوں سے محروم ہونا پڑا تھا۔ گاندھی جی اپنے ذمہ دار اجلاسوں میں ہمیشہ قرآن پڑھتے اور گاندھی کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع پر مذہبی دیوالوں نے آپ کا نام لیا تھا۔

آپ نے کہا کہ مذہب کی حقیقی اور صحیح تعلیم پر عمل کرنے سے ہی دنیا کے تمام مسائل حل ہوتے ہیں۔ کسی بھی پیشوائے دسکوں کی تہذیب و تحقیر کی تعلیم نہیں دی ہے بلکہ ہر پیشواؤں کی تعلیمات کو گندھے کی وجہ سے اور ان کی غلط تشریحات کی وجہ سے دنیا میں مذہب کے نام پر قتل و تخریبی اور

قتل و زنا ہوتے ہیں۔

آپ نے اپنی سبوتا تقریر کے آخر میں بتایا کہ آج کے اس بہترین جلسہ کو غائب کرنے کا جو موزج مجھے ملایا ہے وہ میں اپنی محبت بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نیک اور اچھے کاروں میں ہمیشہ مخالفت ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کے سماجی اور دینی کاروں کے سربراہان دیکھنے کے لئے بہت ساری قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ مذہب کی تاریخ بھی

ہمیں بتاتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو

مذہب کی تعلیمات کو گندھے کی وجہ سے اور ان کی غلط تشریحات کی وجہ سے دنیا میں مذہب کے نام پر قتل و تخریبی اور

قتل و زنا ہوتے ہیں۔

آپ نے اپنی سبوتا تقریر کے آخر میں بتایا کہ آج کے اس بہترین جلسہ کو غائب کرنے کا جو موزج مجھے ملایا ہے وہ میں اپنی محبت بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نیک اور اچھے کاروں میں ہمیشہ مخالفت ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کے سماجی اور دینی کاروں کے سربراہان دیکھنے کے لئے بہت ساری قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ مذہب کی تاریخ بھی

ہمیں بتاتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو

مذہب کی تعلیمات کو گندھے کی وجہ سے اور ان کی غلط تشریحات کی وجہ سے دنیا میں مذہب کے نام پر قتل و تخریبی اور

قتل و زنا ہوتے ہیں۔

آپ نے اپنی سبوتا تقریر کے آخر میں بتایا کہ آج کے اس بہترین جلسہ کو غائب کرنے کا جو موزج مجھے ملایا ہے وہ میں اپنی محبت بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نیک اور اچھے کاروں میں ہمیشہ مخالفت ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کے سماجی اور دینی کاروں کے سربراہان دیکھنے کے لئے بہت ساری قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ مذہب کی تاریخ بھی

ہمیں بتاتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو

مذہب کی تعلیمات کو گندھے کی وجہ سے اور ان کی غلط تشریحات کی وجہ سے دنیا میں مذہب کے نام پر قتل و تخریبی اور

قتل و زنا ہوتے ہیں۔

آپ نے اپنی سبوتا تقریر کے آخر میں بتایا کہ آج کے اس بہترین جلسہ کو غائب کرنے کا جو موزج مجھے ملایا ہے وہ میں اپنی محبت بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نیک اور اچھے کاروں میں ہمیشہ مخالفت ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کے سماجی اور دینی کاروں کے سربراہان دیکھنے کے لئے بہت ساری قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ مذہب کی تاریخ بھی

ہمیں بتاتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو

اس نیک و پاک مہم کو گورنگم کے برائے کی ضرورت ہے۔

آئندہ آپ نے جماعت احمدیہ کا مشورہ اور کرنے پر ذرا دلچسپی لیں، میں مبارکبادی اور نیک خواہشیں پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

متمم وزیر اعلیٰ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی ایک پیشگی کتابیں جنھیں ایڈووکیٹ جماعت خوشی سے دہلی کا۔

بین المذاہبی کلمتی

کرم صدر کرم اللہ صاحب، نورتان نے اپنی تقریر میں انصاف علیہ وقت الضامین کا قاضی بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ فلسفہ سب سے پہلے اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں قوی کلمتی اور اسی عالم کے لئے اسلام کی طرف سے پیش کردہ تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب جدوجہد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

شرعی وینالوگروکارن

کرم کے مشہور اور کثیر الشاعت روزنامہ کیرلا کومودی (KERALA KOMUDI) کے ایڈیٹر مسٹر وی کروکارن نے جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا یہ جلسہ مسیوہاراں مذاہب جماعت احمدیہ کی عظمت کا بہترین دلیل ہے۔ جب میں ایک باہمی سکول میں شایع ہوا تھا اس وقت سے اس جماعت سے اپنی واقف ہوں۔ اسی زمانہ میں ہی اس سلسلہ کی بڑی مخالفت ہو کر رہی تھی۔ ان تمام مخالفتوں پر غلبہ پانچ ۲۵ سال کے اس قلیل عرصہ میں جماعت نے اپنی بڑی طاقت پر لائی ہے کہ آج کے اس اجتماع کو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی اور شگفتہ حاصل ہوئی ہے۔ میرا یہ مطالعہ ہے کہ جماعت احمدیہ جیسی جماعت اسی زمانہ کی ایک اہم ضرورت ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ موجودہ برائے قوت زمانہ میں رواداری کی تعلیم کو عملی جامہ پہنانا اس عالم میں پھیلائے والی یہ واحد جماعت ہے مذہب کی بنیاد پر جو جیسا عالم میں ان میں مختلف قسم کے رسم و رواج اور غیر معقول عقائد راہ پا جاتے ہیں۔ لیکن مجھے خوش ہے کہ جماعت احمدیہ اس قسم کے ترغیبات سے پاک ہے۔ یہ جماعت Raskmalam کی بنیاد پر انسان اور خدا کے ساتھ حقیقی معانی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

آپ نے بتایا کہ ہر مذہب کی مینا وہی علیہم ایک ہے۔ بعض ملکی اور زمانہ اختلافات اس میں سرایت کر جاتے ہیں۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام مذاہب کی تعلیمات کو اپنا کر بین الاقوامی سطح پر قابل تقلید تعلیمات اپنے

پاک ممالک سے دنیا کے مختلف گوشے پھیلنے والی احمدیہ حضرت ائمہ رسالہ کی اسی تعلیم کے کرم ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ تمام عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔

مشرکر و ناگوان نے اپنی تقریر میں دعاؤں کے ساتھ ختم کی کہ میں دعا کرتا ہوں کہ ہر مذہب کے ساتھ برائیوں سے بچے اور ساری دنیا میں امن و امان قائم رہے۔ ہر مخالفتوں اور بد کاموں پر غلبہ پائے ہوئے اپنے تنظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرے۔

ایس۔ وی۔ ڈین الدین

اس کے بعد کرم ایس۔ وی۔ ڈین الدین صاحب نے اپنی تقریر میں ڈین الدین صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہر مذہب میں اللہ تعالیٰ کے ہدیے پیش کرتے ہیں۔ یہاں کسی قسم کا کوئی فساد یا منافرت نہیں پائی جاتی ہے۔ اس پر ایمان اور ایمان احمدی عقبت و سب اور مذہبی رواداری کا ضرورت کرنے اور اسلام کی سستی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی پیشین گوئی کے لئے ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں انسانی بین المذاہب اور اتحاد اقوام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے پیش کردہ بعض ترغیباتی اصول بیان فرمائے۔

ریلزڈ پراکون C.M.I

پادری صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ مختلف مجلسوں میں مجھے شرکت کرنے کا موقع ملا تھا۔ لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ میں جماعت احمدیہ کے ایسے جلسے کو غائب کرتا ہوں جہاں ہر مذہب والے کو اپنے مذہب کے بارے میں تقریر کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ مذہب انسانی ہمدری اور محبت کا دو سرنام ہے۔ رسم و رواج کی وجہ سے آج مذہب کے مائے والے مذہب کی حقیقت اور مغز کو چھوٹ گئے ہیں۔ اور ان رسم و رواج کو ہی مذہب سمجھ بیٹھے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب کے مائے والے خود ہی تشکیک میں مبتلا ہیں اور دوسروں کو مذہب کے متعلق اعتراضات کرنے کا موقع دے رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جنوبی ہند ہاضوس کر کے سٹیٹ کو ایک خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں مذہب کے نام پر توخبر ہی نہیں ہوتی۔ ہندو مسلم اور عیسائی وغیرہ نہایت برادرانہ ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس ماحول میں توت اور غلطیوں میرا کرنے کے لئے اس قسم کے مطلوب کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد کرم صاحب صاحب نے موقع وحلی کے مطابق اپنی صدارتی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد دو روزہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس بھی تکمیل و اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی اجلاس

کانفرنس کا آخری اور اختتامی اجلاس شام پانچ بجے زیر صدارت کرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب شروع ہوا۔ مقرر مولا نا امجدی صاحب کی تلاوت و قرآن مجید کے کبیر صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں حضرت مولانا محمد علی صاحب نے اپنی تقریر میں دالی۔ خاص کر نبوت یا قیامت کے بارے میں ماثورہ علامات، جماعت احمدیہ بھائیوں کی اس تقریر، آپ نے خلاف احمدیہ کے بارے میں بہترین رنگ میں روشنی ڈالی۔

اسلام اور راسخالم لغت

کرم ایس۔ عبدالرحیم صاحب نے اپنی تقریر میں مستندہ روشنی کے لئے مذکورہ موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ لغت میں اختلافات کے باعث عقاید سے آواز کی عدم علم پر لوگوں کا بھان بھرت کی طرف پور پاپا ہے۔ اور یہ تصدیقوں کے دماغ میں بھٹا دیا گیا ہے کہ مذہب اور عقل دونوں تضاد چیزیں ہیں اور مذہب کا عقل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مقرر نے اس بھان بھرت کی عقل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ علم نے اللہ تعالیٰ نے انسانی عقل فرما کر اور اسی طرح قرآن کریم نے بار بار اعلانِ تعقلوں اور اصلاح تنفکر دن فرمایا انسانی عقل کو کم میں لانے کی تاکید ہے۔

عام طور پر Raskmalam جسٹی بار تعالیٰ کے منکر لگاتے ہیں۔ آپ نے اسلام اور عقل کے موضوع پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ اسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر زندہ خدا کی حسی کا ثبوت دیا ہے۔

قرآن مجید اور فیکلیت

مقامی بیوروکری (سید ابوبکر) کے آئندہ مولوی (تعلقات) کے فیکلر مقرر حافظ صالح محمد ابو الوفاء صاحب نے مذکورہ عنوان پر نہایت براز معلوم تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں موعودہ ساسی حقیقتات کو قرآن کریم کی مختلف آیات کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے چودہ سو سال قبل ان ساسی ترغیبات کے بارے میں اسلام نے پیشگوئیاں کی تھیں۔ سائنس نے علم ہیت اور تعلقات میں جو نئی نئی حقیقتاں کی ہیں وہ قرآن کریم کے لئے تھی نہیں ہیں۔ آپ نے سورہ الرحمن اور سورہ النکو می کی آیتوں میں سے قرآن کریم کے بارے میں انسانی عقل کو کم میں لانے کی تاکید ہے۔

مقررہ آیات کی روشنی میں نبوت، اعلان رنگ میں اس بات کو ثابت کیا کہ مذہب خدا تعالیٰ کا قول اور سائنس اس کا فعل ہے۔ آپ کی تقریر تمام مداخلین نے باخوشی علمی لحاظ سے بہت ہی محترم سمجھی اور بعضوں نے اس تقریر کو تقریر ہی کیا۔

ظہور امام مہدی

اس عنوان پر خاسار، آخری تقریر مولوی موصوفی اقوام عالم کے متعلق کتب ساری کی پیشگوئی فرمائی جان کر نے کے بعد مذکورے اس زمانہ میں ایک مامورین اللہ کی ضرورت پر مختلف مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والا امثالہ جارح برائے شاہ واکر راہا کار کشی، مولا نا محمودی علامہ قربانی وغیرہ نے تجزیات دیتے ہوئے ان کا ذکر کیا۔ امام مہدی کے بارے میں حضرت امجدی صاحب نے ان کے نام، مقام، ظہور، زمانہ اور شیخ و ظلی علامات کے بارے میں جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت باقی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ظہور، آپ کے دکھ اور کارناموں پر روشنی ڈالی۔ صاب سے آخر میں مخالفتوں کی ناکاخی اور جماعت احمدیہ کی غیر معمولی تاملہ و نصرت الہی کا و قصائی ایسیوں پر مذکورہ کیا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ

کرم علی الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ مدرس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت و سواج اور آپ کی آمد کے ذریعہ بیان ہونے والے حقیقی انقلاب پر روشنی ڈالی۔

خرم نبوت کی حقیقت

اس جلسہ کی آخری تقریر مذکورہ عنوان پر کرم مولوی خدیو مصطفی صاحب معلم وقف جدید کی ہوئی۔ آپ نے حضرت نبی کریم معلم کے مقام ختم نبوت پر روشنی ڈالنے کے بعد قرآن کریم، متعدد آیات سے اجرائے نبوت کو ثابت فرمایا۔ آخر میں کرم صدر صاحب کی خواہش تقریر کے بعد کرم صدیق امیر علی صاحب صدر احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے چند حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا۔ بعد میں مقرر مولا نا امجدی صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی یہ سلسلہ کانفرنس ختم ہوئی۔ شاندار رنگ میں اختتام پذیر ہوئی جس کی یزیدی اخباروں کے علاوہ آل انڈیا ریڈیو سے بھی نشر ہوئی۔ مذاہب کے لوگوں کی اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مزاج میدانے والے، نیز کانفرنس کو کامیاب بنانے میں صبور و صلیب نے دن رات کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جزائے عظیمہ سے نوازا اور ان کو کامیاب بنا کر اپنے

ولادت: کرم عبدالحکیم صاحب مالکانہ ابن محترم عبدالرحیم صاحب مالکانہ

مترجم کے ہاں مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۷۵ کو بمبئی لڑائی ٹونڈ ہوئی ہے۔ اجاب جماعت سے زچہ نیک کی محبت و سلامتی اور مولودہ کے والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بلدر)

منقولات

کالمی زلزلے اور ان کی تباہ کاری!

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

”خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ تم پر ہر وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کے اور عبادت کی تکمیل اور ہر اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا پر صدقات بہت دیا کرو کیونکہ رحیم اللہ علیہ رحیم اللہ علیہ ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا پر صدقات بہت دیا کرو کیونکہ رحیم اللہ علیہ رحیم اللہ علیہ ہے۔

درخواست دعا
خاک رنے اس سال میزک کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان
جماعت اور اصحاب کام سے دعا کی درخواست ہے؛
خاک ر: ادریس امیرخان نودینی (کشمیر)

زلزلہ زمین کی سطح پر ہونے والا ارتعاش ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کی سطح پر ہونے والی موجوں کو زمین کی ارتعاش کہتے ہیں۔

منذولات

”برطانیہ کی باتیں!“

انگریزی سوشلسٹوں کا روحِ لندن (مختصر)

برطانیہ، لگ بھگ دو سو چوبیس اسی سالوں (واقعی) پہلے ہی چھٹے کچھ عرصہ سے پاکستان میں پہلے والے ۷۰ لاکھ سے زیادہ پاکستانی احمدیوں کو جس طرح ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اس نے بھائی احمدیوں کے دل و دماغ کو بڑی طرح پریشان کیا ہے۔

برطانوی اخباروں میں چھپنے والی تصویروں میں احمدی مکاروں اور وکٹوں کو آگ لگاتے دکھایا گیا ہے جبکہ آگ لگاتے والے ہجوم میں پاکستانی پولیس کے سپاہی کھڑے نہیں رہے ہیں۔ لندن میں میرے بہت سے احمدی دوست ہیں ان کے خیالات سے کسی کو چاہئے جتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو ان لوگوں کی ہمت، یقین اور اہمیت کی داد دینے بنا نہیں رہا جاتا۔

برطانیہ میں یہاں کی پہلی مسجد ”لندن سینیٹر احمدی تحریک“ نے آج سے پچاس سال پہلے ۱۹۲۳ء میں بنائی تھی۔ اور آج کل برطانیہ میں احمدی تحریک کے ۳۳ سینٹرز ہیں۔ سرگرمی سے لڑنے والے جوانی پھیلے برس تک ”انٹرنیشنل کورٹ آف مین“ کے پریزیڈنٹ تھے۔ کسی تعارف کے محتاج نہیں وہ دنیا بھر میں جانے پہچانے ایک نامور احمدی ہیں ان کے کہنے کے مطابق پاکستان میں ہزاروں احمدیوں کو بے گھر کر دیا گیا ہے۔ یہ ہزاروں بے بس خاندان اپنے ملک میں توجیہ بن گئے ہیں۔ گھروں اور کاروباری اداروں کے علاوہ ان کی مسجدوں کو بھی آگ لگائی گئی بہت سے جگہ سے مار دیئے گئے بہت سے زخمی ہوئے۔ جگہ جگہ احمدی بزرگواروں کا جینا موت کے برابر بنا دیا گیا۔ جہاں عمر میں اور نیچے مافی کو ترستے رہتے۔

پچھلے دنوں اربعہ کے ایک اہم احمدی قلیل محمد صاحب لندن آئے ہوئے تھے امریکہ میں جانے سے پہلے لندن میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے گورنارٹنگ ایجنسی کا حوالہ دے کر بھارت کے دھارمک رہنماؤں کی رواداری کو سراہا جو اختلافات کے باوجود دوسرے لوگوں کے منہب کو بنیاد رکھنے والے سے عزت اور احترام کی نگہوں سے دیکھتے ہیں

قلیل محمد صاحب کی تقریر کے بعد نائب امام صاحب نے بھی بھارت میں مذہبی رواداری اور ایک دوسرے کے احترام کو سراہا۔

آج کل جب کہ بھارت کی کشتی بڑی طرح پھیلنے لگی ہے اور صرف وقتی طاقت کے اندر سے بھاری اندھیرے کی طاقتوں کا سہارا لے کر بھارت مانا لاپروہہ فوج بھیج دیں کچھ ایک باتیں پھر بھی ایسی ہیں کہ مجھے بھارتی ہونے پر غرور ہوتا ہے۔ بھارت کی وہ انمول رواداری بھارت کا وہ بے مثال پھر جو کبھی دنیا بھر کے لئے اس کا پیمانہ بنا رہا۔ آج ہی خود کشتی بدری دنیا کا دامن سہارا ہے۔“

(محوالہ اخبار ہنس جاہر جالندھر ۱۹ فروری ۱۹۵۵ء)

شکر یہ احبابِ درخشاں دُعا

عسوت اس کی ہے کہ جسے جگہ نماز افروز دینے دیا میں سب آگے میں مہلک غفر علی صاحب نے عطا فرمایا عظیم فیروزہ اللہ تعالیٰ اور طالب علم عظیم السلام آبادی اسکول قادیان کی اچانک غیر فریادین شکر کے دوسرے ہی دن یعنی ۲۶ دسمبر بروز جمعرات حادثہ سے شہادت کی موت پر جس طرح بزرگانِ دہلی و کراچیاں اور دیگر بھائیوں کے علاوہ غیر فریادین قادیان نے جس محبت، دھرم دینی کا اظہار کیا اور ہمدردی کے بیانات اور دُعاؤں کے ذریعہ ان احبابِ جماعت سے معمول ہوئے ہم جلد از سرِ خاندان ان تمام بزرگوں اور بھائیوں کے لیے حد شکر گزار ہیں کہ ہمارے اس بڑے غم میں ڈھارس کے موجب ہوئے اور ہر بے پروا ہاں کے حق اللہ و درود کو شکر کے رہا ہے کہ انفرادی طور پر جو ان سب کا شکر ادا کرنا ممکن نہ ہوتا۔ لہذا اخبار بدر کے ذریعہ یہ تمہ دل سے شکر گزار ہیں۔ عزیز فریادین ہر مہاں کے معصوم خاندان اور سب کا پیارا تھا۔ اپنے پیار کرنے والے خاندان کے بڑے بڑے بھائیوں کو جیسا کہ وہ شہادت حاصل کیا جس شرف کے لئے ہم سب اہل خاندان فخر محسوس کرتے ہیں۔ علاوہ انہیں خاکہ اپنی ابتداء کے احمدیت کے لئے ہے ہم آرزو کرتے ہیں کہ انہیں اور تمام اہل عیال اور مراد میں ہر سوت پیارا کرے کہ ارض حرم قادیان میں ہی زندگی میں رہ کر نسیب ہوا ہے اور مراد میں جو اس غرض سے ہی دینیت کی توفیق بھی حاصل کی خاکہ رحمہ اللہ غیر عزیز شہادت الہیہ اور عزیز فریادین مع اہلیہ موسیٰ ہیں جو کون سا بھائی نہیں ہے۔ لیکن عزیز فریادین ہر مہاں سے ناپاک ہی حجت و چھانگ میں اس پاک ارض کی دوگز زمین پر تہجد حاصل کر لیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اپنی تیز رفتاری اور روحانی بلندی پر ہوا کی جگہ آگیا ہے۔ ایسے پیارے عزیز ہر مہاں اور خاندان کے خیرے جارگ کر کے اور اسے عزیز شہید ہر مہاں اور خاندان کے لئے شفیق ثابت کرے آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمارے ان تمام بزرگانِ دہلی و کراچیاں کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ہمارے اس غم میں شریک ہو کر ہمارے غم کو دور کرنے کی کوشش کی آمین۔

العیین تدمع والقلب۔ یحزرت..... انا لله وانا الیہ راجعون۔
خالکسارہ محمد شمس الدین کلکتہ

تاریخ وفاتِ عزیز فرید الدین

جریدہ بدر دیدہ بلیغ در گلستانِ فہمیں
بجنت رفت عطارم دینا سنت در صرت
دہم بست در ششم دوم عبدالغنی رفتہ
تسل دار سیتی گفت از منظر زہرا شد
۱۳۵۲ھ

خود بتا دیکھا کہ کس کی بات پوری ہوتی ہے۔ اب ہم اپنے اس واقعاتی جائزہ کو حضرت بنی ہاشم علیہم السلام کی ایک امتیاز پریم کہتے ہیں جس میں حضرت نے پچیس برس قبل ملائی اس طرح کی مخالفت اور نماد کی گرفتار کرنا کہتے ہوئے لکھا ہے۔
”یہ عاجز تھا تو اے کے احسانات کا کٹا اور نہیں کرسکتا کہ اس تکلیف کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانے کے ملائی کی آوازیں آرہی ہیں کہ
”لست مت موئلا اللہ علی شانہ کی طرف سے ہند ہے کہ اے اے اے اے اور تانا اولیٰ للذین
ایک طرف حضرات مولیٰ صاحبان کو کہہ رہی ہیں کہ
کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو اور ایک طرف
الہام ہوتا ہے“ مینر تصوت علیک اللہ والآخر

مٹ سے آگے۔
کہہ کر کسی کہیں کہہ رہے ہیں جو میں خریف کا
سوال تیب پیدا ہوتا ہے جب متن کی طرح کوئی ایک
توجیہ بھی الہامی ہوتا ہے ایسا نہیں ہے تو توجیہ
میں خریف کے سنی ہی کیا؟ اگر توجیہ میں اختلاف
و جرح اعتراض ہے تو اب اعتراض تو سنیوں کے سلسلہ
علا کر ہم میں ہی مولود ہے ہر وہ مادہ کے الاط
”فَلَمَّا لَوْ قَسِيْتِي“ کھتے حضرت شاہ رضی
الہیہ صاحب نے کہنے۔
”پس جب قبض کی گئے تھے محمد کو
شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ۔
”پھر جب تو نے مجھے بھرا
مہجوری اشرف علی صاحب قادیان کے سنے۔
پھر جب آپ نے محمد کو اٹھا لیا۔
(پانچ ترجموں والا قرآن المائدہ رکوع ثانی)
اب یہ بات ظاہر ہے کہ ان تینوں حضرات
نے ایک ہی آیت کو کیم کے چند الفاظ کے لئے
مختلف کہے ہیں آگے خریف کہا جائے گا یا

غرض یہ تمام مولیٰ صاحبان خاندان سے رہے
ہیں اب دیکھئے کہ کس طرح کی ہوتی ہے۔
(شانی آسمانی مؤلف)

علماء کے مشاغل

بقیہ آداب الیہ (۲)

شرق اُردن کے دارالافتاء کی طرف سے فتویٰ کا مدعو کرنے سے کم دارالعلوم دیوبند کے جنم صاحب کی مینڈی ایل کے نتیجے میں نہیں بلکہ اس کا کیڑا کسی دوسرے کو پہنچتا ہے۔ جن کی طرف سے بار بار بلند بانگ دعویٰ ہو چکے ہیں، اس لئے اس پہلو سے علماء دیوبند کا بلیں جبانہ درست نہیں ہے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی جو علی سبیل التذکرہ اذکار دی گئی۔ لیکن دوسری اور اسل بات جو آج کی گفتگو کا موضوع ہے، وہ ہے علماء حضرات کے ساتھ سالہ مشاغل کی بات جیسا کہ آپ، اچھی پڑھ چکے ہیں کہ نہ صرف علماء دیوبند ہی بلکہ بھارتی اخبار بالارہمیر کے تمام دوسرے علماء اس طویل عرصہ میں، حضرت وانشاء، اسلام کی بڑی عظیم ہمہ شہد روز مشغول رہے وہ یہ بھی کہ جس طرح ہیں ہوئے (مخمسوں کو مرتد اور خارج از اسلام بتایا جائے۔ تا معقولیت پسند مسلمانوں کی طرف سے جب بھی علماء پر یہ اعتراض ہو کہ ساہا سال ہمارے چڑوں پر پڑنے والے علماء حضرات نے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا کوشا قابل ذکر کام کیا ہے، بالخصوص ایک اسیوں کی طرف سے اس امر کا ساری کوشش میں ڈنگا بیٹھا رہا ہے۔ تو اس اعتراض سے بچھپا چھڑانے کا ایک اچھا موقع ہوتا تھا آج اسے۔ اور وہ اس طرح کہ انہوں کو دائرہ اسلام سے خارج بنا دو۔ تب ان کی تبلیغ اسلام کی بات خود بخود محال اعتراض نہ رہے گی۔

اس بات کو آپ دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان سب علماء کو اس بات سے سلفاً کچھ سروکار نہیں کہ دین اسلام کی تبلیغ کے ذریعہ غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کا بھی کوئی فریضہ سر انجام دینا ہے یا نہیں۔ اور قرآنی حکم و جہاد ہتھیار چھوڑنا کی بجائے اپنی بھی کسی وقت عمل کر کے اس سے مشرور ہونا ہے یا نہیں؟ انہیں اگر فکر رہا تو یہی کہ جس طرح ہیں ہرگز ان لوگوں کو دائرہ اسلام سے خارج نہ بنا دو جو نہ صرف یہ کہ خود عمل طور پر کچھ مسلمان ہیں بلکہ ساہا سال کی شب دروزہ تبلیغی مہم سے اب تک لاکھوں لاکھ غیر مسلموں کو داخل اسلام کر چکے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو ان کے اپنے اعتقاد کے برخلاف جبری طور پر "غیر مسلم انقیاد" قرار دے کر حجاب اسلام کی تعداد بڑھانے کی بجائے غیر مسلم دنیا کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ مسلمان علماء حضرات شایبہ! آپ نے اسلام کی خوب خدمت کی۔ اور آپ کو اپنے اس عظیم کارنامے پر فخر کرنے کا بجا طور پر حق حاصل ہے۔ بڑی بھائی تھکے۔

ہر عہد میں ہنرمندی بدران جانا سب سے کم جو بڑی سچے وہ سا بچھڑی دھلتی جاتی ہو

لاہور سے شائع ہونے والے، جناب ثاقب زبیدی کے ہفت روزہ "لاہور" کے شاعر نے دیوبندی علماء کے ہنوز پاکستانی علماء کے اسی کارنامے پر داد و تحسین پیش کرتے ہوئے

ایک رباعی خوب ہی کہی ہے۔
 مانگا کہ ایٹم بم بنا کر انداز کے ڈیسٹرو
 اپنی جھٹکا کے دلوں کو بڑا توڑیں سے بھڑیا
 لیکن اپنی عقل و دانش کا بھی کوئی ثواب
 کس طرح کہہ سکتے تھے سالہ مسلسل کر دیا
 (ہفت روزہ "لاہور" ۲۰ ص ۷)

میں دی گئی ہے، اسی روز نازل نہیں ہوئے تم انتظار کرو۔ وہ انتظار کرتے رہے۔ مگر انتظار کیا یہ گھبراہٹ اس قدر طول پکڑ چکی ہیں کہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتی ہیں۔ حتیٰ کہ اب تو چودھویں صدی ہجری کے بھی ۹۴ برس گزر کر صرف ۶ برس باقی رہ گئے۔ ایک طرف امام مہدی اور مسیح موعود نے اگر اسلام کی قابل قدر خدمات کا جیسا آغاز بھی کر دیا جو ایک سادہ حقیقت ہیں کہ ساری دنیا میں جھگڑا رہی ہے۔ اور احمدی متبعین کے کارناموں کے نتیجے میں ایک عظیم روحانی انقلاب کے آثار ایک دنیا مشاہدہ کر رہی ہے۔ مگر یہ علماء حضرات ہیں کہ ابھی تک اپنے جھولے بھانے متفقین کو اسی بات کا بہلاوا دیتے جارہے ہیں کہ نہیں آئے والے کا ابھی انتظار کرو، وہ آسمان سے اترنے ہی والا ہے۔ حالانکہ تو ان کو منتظر مسیح زندہ آسمان پر کیا اور نہ اس نے نازل ہونا ہے۔ وہ تو دیگر انسانوں اور انبیاء کی طرح اپنی طبعی موت سے وفات پا کر اللہ کو سیرا ہو چکا۔ اس کی وفات پر قرآن کریم کی تیس آیت اور متعدد احادیث بتویہ شہادت دے چکی ہیں، اور ساتھ ہی آثار کے ناقابل تردید دواواں سے یہ بات بھی بیابان ثبوت پہنچ چکی ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت کا ایک فرد ہوگا۔ اور وہ وہی ہے جو عین وقت پر ظاہر ہو چکا ہے اور اسلام کی فتوحات کا آغاز کر چکا۔ اس کے باوجود اگر علماء عامۃ المسلمین کو بہلانے کا مشغلہ جاری رکھتے ہیں تو علماء جائیں اور ان کا کام۔ بات صحیح اور درست دی ہے جو ہم نے بیان کر دی !!

فَتَلَّ مِنْ مَنِّ شَدِيدٍ !!

ولادت

لندن سے ہیں بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے لڑکے عزیز عزیزین نے ہی۔ اے ام کو مورخہ ۷ جنوری کو پھارٹا کا عطا فرمایا۔ اس طرح مورخہ ۱۶ جنوری کو عزیز محمدین کے چھوٹے بھائی عزیز علی نظر کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ لندن والا بچہ کلمہ شریف عبدالغنی صاحب عاجز ناظر جاوید کا نواسا ہے۔ خاکسار اپنے دونوں بچوں کی پیدائش کی خوشی میں شکر از خدا میں دس روپے اور اعانت بڈ میں دس روپے اور کار نے ہوئے بزرگان سلسلہ سے بچوں کی صحت و سلامتی اور خیر دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار: (حافظہ) سلامت علی شاہچا پوری قادیان

نادر موقوف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور علیہ السلام کے تینوں خلفاء کرام کے فوٹو حال ہی میں نہایت عمدہ اور دیدہ زیب طبع کرائے گئے ہیں۔ ایک فوٹو کا ہدیہ ۲۵-۱ روپیہ اور چھ فوٹو پر مشتمل سیٹ کا ہدیہ ۵۰-۶ روپے ہے۔ اور غیر محانت سے ہدیہ فی فوٹو ۵۰-۲ روپے اور مکمل سیٹ کا ہدیہ ۱۰۰-۱۵ روپے ہے۔ خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر چھٹی لکھ کر منگا سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ: اعوان بک ڈپوٹ اویان۔ انڈیا

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوترس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آؤڈیو جس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
 32, SECOND MAIN ROAD
 C.I.T. COLONY,
 MADRAS - 600004.
 PHONE NO. 76360.



علماء حضرات کے مشاغل کا ایک تیسرا پہلو بھی کسی صورت میں نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں۔ اور وہ ہے عانتہ المسلمین کو عرصہ ۶۰ سال سے مختلف قسم کے بہلاوے سے دے کر دہشت گردوں میں بٹھا کر کسی وقت بھی مسیح ابن مہدی کے زوال کے لئے چشم براہ رکھنے کا عظیم مشغلہ۔

مختصر تفصیل اس اجمال کی کچھ اس طرح کھینچ کر تیرہویں صدی ہجری کے اختتام تک کے تمام علماء، عانتہ المسلمین کو یہی امید دلاتے چلے آئے کہ مسلمانوں کی روحانی اصلاح اور اسلام کو پھر سے سر بلند کرنے کے لئے امام مہدی اور مسیح ابن مہدی آئیں گے، جس سے وہ خود ہیں۔ ان کے ظہور فرما ہونے سے مسلمانوں کو یقین قیادت بھی میسر آجائے گی، جس سے وہ خود ہیں۔ اور اسلام کی نسبت اسلام کے وہ تمام تقاضے بھی پورے ہونے شروع ہو جائیں گے۔ لیکن یا للعجب! جب عینک وقت پر امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور و نزول ہو گیا اور دعویٰ کرنے والے نے کھلم کھلا اس کا دعویٰ کر دیا اور آثار میں بیان شدہ بہت سی علامات و شواہد ان کے حق میں پورے ہو گئے تو علماء کو اپنی گردنیاں چھیننی نظر آئیں، انہوں نے پہلو بدلا اور عانتہ المسلمین کو بہلاوا دینے لگے کہ جس مسیح و امام مہدی کے زوال و ظہور کی خبر احادیث

ضروری اعلان

صدر راجن احمد قادیان کا منقوری سے نفارت ہذا کی کوٹ (مشرط باہر) کی ایک تہ (دکانٹ اداوکت نفیسی) کئی سال سے قائم ہے۔ اس تہ مذکورہ سے ایسے سختی ناوار طلبا و کوشخسہ کتب بغیرہ کیسے ادا دی جاتی ہے جو قادیان میں زیر تعلیم ہیں۔ اور جن کے والدین کی معیشت کا دائرہ عمل محدود ہے۔ لہذا صاحب استطاعت اور مختار اہل کتب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس تہ میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ: — ایسی رقم دفتر حساب کے نام بھجوانے وقت یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم ادا کتب یعنی ناوار طلباء کی تہ میں جمع کی جائے۔

ناظر محترم قادیان

درویشان قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

”درویشان قادیان جو اپنے ذلیل معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدان عمل قادیان کی مختصر یعنی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں، ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنيا باوجود اپنی دشمنی کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذریعہ معاش محدود ہیں۔ اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قس (دانی) اور عیبت کے جذبہ کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکر کی حالت میں مرکز سلسلہ اور شاعرانہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ“

ناظر بہت اہمال امداد قادیان

اعلانات نکاح

حضرت صاحبزادہ مرزا کیم احمد صاحب نے ۱۴ دسمبر ۱۹۷۴ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب ذیل کے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا ہے۔

① عزیزہ شاہدہ بیگم صاحبہ دختر محترم الحاج بی. ایم. عبدالرحیم صاحب (حد جماعت احمدیہ بنگلور صوبہ کرناٹک خلف حضرت الحاج محمد موسیٰ رضا صاحب بنگلوری) کا نکاح ہمراہ عزیزم نیر احمد صاحب پرنس پسر محترم پرنس عزیز احمد صاحب ساکن اردو (صوبہ بہار) بیوض سات ہزار روپیہ ہر۔

② عزیزہ نسرین بخت صاحبہ دختر محترم پرنس عزیز احمد صاحب موصوف کا نکاح ہمراہ عزیزم محمد ظفر اللہ صاحب پسر محترم الحاج بی. ایم. عبدالرحیم صاحب بیوض سات ہزار روپیہ ہر۔

محترم الحاج بی. ایم. عبدالرحیم صاحب نے اس خوشی میں شکرانہ خند اور اعانت بدر کے لئے مبلغ تیس روپے دیئے۔ اجاب ہر دو رشتہوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں سے ادا فرمائیں۔

حاکمسار: بی. ایم. داؤد احمد اے۔ ایل۔ بی. مینا قادیان صوبہ اجمیر قادیان۔

③ محرم صاحبزادہ مرزا کیم احمد صاحب مکہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ لڑائی قادیان کے موقع پر عزیزہ عائشہ بیگم بنت محمد عبدالمنان صاحبہ احمدی عظیم چنیہ کنڈہ مبلغ محبوب نگر علاقہ دکن کے نکاح کا اعلان ہمراہ کیم نذر احمد صاحب ولد کیم محمد صاحب مرحوم آف چنیہ کنڈہ بعض مبلغ نو سو روپے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور شرف شریعت حسنہ فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے آئیں۔ اجاب جماعت کی خدمت میں بھی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمود احمد عارف نائب ناظر اعلیٰ عوامہ قادیان

زکوٰۃ

★ زکوٰۃ اسام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

★ ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔

★ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام تصور نہیں ہو سکتا۔

★ زکوٰۃ مومنوں کے مالی کو پاک کرتی ہے۔

★ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقم مرکز میں آتی چاہئیں۔

تمام صاحب نصاب اجاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

ناظر بہت اہمال امداد قادیان

درخواست ہائے دعا

★ خاکسار کے بھائی محمد مرتضیٰ خان صاحب مورخ ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء کو سائیکل سے جا رہے تھے کہ ایک ٹیکسی سے ایکسٹنٹ ہو گیا۔ اللہ اللہ خطرہ نکل گیا ہے۔ مگر دہانے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ تمام اجاب جماعت سے بھائی صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار، ڈاکٹر محمد عارف خان بھین۔

★ خاکسار ا. ت. م. اسٹنٹ ٹریڈنگ نیچر آر. ٹی. سی کا امتحان دے رہا ہے۔ اخبار بدر کی اعانت کے لئے مبلغ پانچ روپے روانہ کر رہا ہوں۔ جملہ اجاب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار، مشتاق احمد ٹکٹا۔ حیدر آباد۔

امتحان مبلغین و معلمین کرام

جملہ مبلغین و دعوت تبلیغ اور معلمین وقف جدید کی اطلاع کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کا امتحان حسب طریقہ نظارت دعوت و تبلیغ کی زیر نگرانی مورخ ۲۴ مارچ ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔

دینی نصاب برائے سال ۵۲-۱۳۵۳ھ (۱۹۷۴-۷۵ء) ”ایام الصلحہ“ تالیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر کی گئی ہے۔ اس امتحان میں سلیکشن و سینئرگریڈ پانے والے مبلغین کے سوا دیگر کسی مبلغین شامل ہوں گے۔

نوٹ: ۱۔ مندرجہ بالا اعلان اخبار بدر مورخ ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء اور ۲۳ جنوری ۱۹۷۵ء میں ہو چکا ہے

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تصحیح

بدر مجریہ ۳۰ جنوری ص ۷ کا اہل میں دو اشعار غلط شائع ہو گئے ہیں۔ صحیح اشعار درج ذیل ہیں۔ اجاب اس کے مطابق تصحیح فرمائیے۔

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سبلا رکبان ہیں
جہدی موعود حق اب جلد ہوگا آشکار

پھر وہ دن جب آگے اور چوہوں آئی صدی
سبے آئی ہو گئے ننگر کیوں وہیں کے منار

(ایڈیٹر سبکی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے راکے عبدالجبار کو ۳۰ جنوری ۱۹۷۵ء کو لاہور میں فرمایا ہے۔ اجاب جماعت اور درویشان و بزرگان قادیان سے نوموذ کی صحت و روزگاری میں نیک نیتی اور نفع و نیک اندازہ میں دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار، شیخ عبدالعزیز احمدی، جمد رک (ڈائیس)